عروہ اسلامک سیریز

(جماعت VII)

عصری مدارس کے طلبہ و طالبات کے لئے جدید تعلیمی نفسیات اور
اصول تدریس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا دینی تعلیم کا منفرد نصاب

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ ، حیدرآباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	**قرآن 4-38**		20	قبیلہ اور خاندان	37
2	اہل علم کا مرتبہ	5		**حدیث 39-74**	
3	قرآن میں تدبر	6	21	نیت کی درستگی	40
4	آسمان و زمین کی تخلیق	8	22	دین اور ایمان	42
5	میرا راستہ	10	23	رسالت	44
6	دین میں کوئی زبردستی نہیں	12	24	طالب علم کا مرتبہ	46
7	تکلیف کے بہ قدر طاقت	14	25	مسواک کی فضیلت	48
8	رسول کی پیروی	15	26	پانچوں نمازوں کی مثال	49
9	کامیاب لوگ	17	27	امام کی اقتداء	51
10	دنیا و آخرت کا عذاب	18	28	مسلمان کا حق	53
11	نماز کے آداب	20	29	بزرگوں کا احترام	55
12	والدین کی قربانی	22	30	چھوٹوں پر شفقت	57
13	اللہ کی نعمتیں	24	31	بیمار کی عیادت	59
14	آگ سے بچو	27	32	پڑوسی	61
15	اللہ کے راستے میں خرچ	29	33	حسن اخلاق	63
16	بخل کا انجام	30	34	اصل بہادر	65
17	ایمان کی دولت	32	35	زبان کی لغزش	67
18	نیک کام میں تعاون	34	36	بہترین خطا کار	69
19	گالی نہ دو	36	37	غنیمت جانو	71

فقہ 73-118

38	مسافر کی نماز	74
39	سفر کی نیت کی شرائط	76
40	قصر کی ابتداء	77
41	مسافر کی امامت	79
42	قصر کی مدت	81
43	مریض	84
44	سجدۂ سہو کے احکام کی نماز	86
45	مسائل سجدۂ سہو	88
46	سجدۂ تلاوت کے احکام	90
47	مرتے وقت کے احکام	93
48	غسل سے پہلے کے احکام	94
49	میت کو نہلانے کے احکام	96
50	میت کو نہلانے کا طریقہ	97
51	کفن دینے کے احکام	99
52	کفن کی قسمیں	100
53	مرد کا کفن	100
54	عورت کا کفن	102
55	نماز جنازہ کے احکام	103
56	تدفین کے احکام	104
57	قبروں کے احکام	107
58	روزہ	108
59	روزہ کے شرائط	110
60	روزہ کی قسمیں	112
61	اعتکاف	115
62	صدقہ فطر	117

ابتدائیہ

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ عصری تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کا مؤثر انتظام کرنا چاہتا ہے؛ تاکہ مسلم طلبہ وطالبات دین سے کماحقہٗ واقف ہوسکیں، اس سلسلہ میں ٹرسٹ نے دینی تعلیم کا ایک جامع اور اور متوازن نصاب ترتیب دینے کا منصوبہ بنایا ہے، جس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کو بنیادی مضامین کی حیثیت سے شامل کیا جائے گا، یہ نصاب اول جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات کی دینی ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب ہوگا، الحمد اللہ ٹرسٹ کو کئی نامور ماہرین تعلیم اور متبحر علماء کا علمی تعاون حاصل ہے، جن میں پروفیسر جمیل النساء ہاشمی (سابق صدر شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد) محترمہ شاہانہ سعید صاحبہ (پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد) اور سید اسرار الحق (لکچرار گورنمنٹ کالج، شادنگر) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ جناب مولانا نثار احمد قاسمی، جناب مفتی عمران سبیلی، جناب مولانا صلاح الدین قاسمی اور جناب مولانا محمد شاہد قاسمی (اساتذہ معہد البنات، حیدرآباد) بھی مجوزہ نصاب کی تیاری میں ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کررہے ہیں، اس لئے اُمید ہے کہ جلد ہی مجوزہ نصاب منظر عام پر آجائے گا۔

پچھلے ۱۰/ سالوں سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر انتظام چلنے والے اسکولس میں دینی تعلیم کا وہ نصاب پڑھایا جاتا رہا ہے جو مولانا مفتی سید اسرار الحق سبیلی نے مرتب کیا ہے، پچھلے سالوں کے تجربوں اور اساتذہ کرام کے مشوروں کی روشنی میں انتظامیہ نے اس نصاب میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی، چوں کہ نصاب کی ترتیب کا کام کئی نزاکتوں سے جڑا ہوا ہے، اس لئے انتظامیہ نے طے کیا ہے کہ موجودہ نصاب میں جزوی ترمیم کرکے اُسی نصاب کو تعلیمی سال ۲۰۱۳-۲۰۱۴ء میں زیر تدریس رکھا جائے، ان شاء اللہ آئندہ تعلیمی سال ۲۰۱۴-۲۰۱۵ء سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا مرتب کردہ جدید نصاب داخل نصاب کیا جائے گا؛ تاکہ طلبہ کی دینی تعلیم سائنٹیفک انداز میں ہوسکے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نئی نسل کی دین سے وابستگی کو مستحکم کرے اور دین کے فہم کو ہم سب کے لئے آسان کردے۔ (آمین)

محمد شہاب الدین سبیلی

(سکریٹری عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ)

قرآن

(جماعت VI)

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفاء ہے، اور جو اسے قبول کر لے اُن کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے، اے نبی کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہئے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ (یونس:۵۷-۵۸)

اہل علم کا مرتبہ

يَرۡفَعُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَالَّذِيۡنَ أُوۡتُوۡا الۡعِلۡمَ دَرَجات .

(المجادلة: ١١)

ترجمہ:

جوتم میں سے ایمان لائے ہیں اور جو اہل علم ہیں، اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان والوں کا درجہ غیر مسلموں سے بہت بڑھ کر ہے۔

☆ اہل علم کا درجہ عام مسلمانوں سے بہت بلند ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنا چاہئے۔

سوالات:

١) اللہ تعالیٰ کن کے درجے بلند کرتا ہے؟

٢) ایمان والوں کا درجہ کن سے بلند ہے؟

٣) اہل علم کا درجہ کن سے بلند ہے؟

٤) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے کیا ضروری ہے؟

عملی کام: اب تک آپ نے علم کی فضیلت سے متعلق جو آیات پڑھی ہیں، انہیں جمع کیجئے۔

قرآن میں تدبر

أَفَلاَ يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلىٰ قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا؟ (محمد: ٢٤)

ترجمہ:

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگے ہوتے ہیں؟

☆ قرآن نازل ہونے کا اصل مقصد اس میں غور وفکر اور اس کی ہدایتوں کو دل سے قبول کرنا ہے۔

☆ منافق اور دُنیا پرست لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔

☆ ان کی شرارت کی وجہ سے ان کے دلوں پر قفل پڑ گئے ہیں، ان کے دلوں میں قرآن کی بات نہیں اُترتی، شیطان نے انہیں دُنیا کی چمک دمک میں مبتلا کر کے غور وفکر اور نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ختم کر دی ہے۔

☆ قرآن اپنے اندر تدبر کی دعوت دیتا ہے، آج اکثر مسلمان بغیر ترجمہ کے قرآن پڑھتے ہیں۔

☆ قرآن میں تدبر پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ قرآن شریف کا کچھ حصہ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔

سوالات :

۱) قرآن نازل ہونے اصل مقصد کیا ہے؟

۲) کون لوگ قرآن میں غور نہی کرتے ؟

۳) ان کے دلوں پر قفل کیوں پڑ گئے ہیں؟

۴) قرآن کس چیز کی دعوت دیتا ہے؟

۵) آج اکثر مسلمان قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟

۶) قرآن میں تدبر پیدا کرنے کے لئے کیا ضروری ہے؟

آسمان وزمین کی تخلیق

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ، لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْواً لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا إِنْ كُنَّا فَاعِلِيْنَ، بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ . (الأنبياء: ١٨-١٦)

ترجمہ:

ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان ہے، اس کو کچھ کھیل تماشے کے لئے نہیں پیدا کیا، اگر ہم کھیل تماشہ بنانا چاہتے تو اپنے پاس سے بنا لیتے، اگر ہم ایسا کرنے والے ہوتے، بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، تو وہ ان کا سر کچل ڈالتا ہے، تو وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

☆ پوری کائنات اور زمین و آسمان یوں ہی سیر و تفریح اور کھیل کود کے مقابلہ کے لئے نہیں بنائی گئی ہے۔

☆ بلکہ یہاں مقابلہ حق و باطل کے درمیان ہے اور حق کے لئے فتح و کامیابی مقدر کی جا چکی ہے۔

☆ جو لوگ باطل پرست ہیں، ان کے لئے زمین و آسمان کھیل کا میدان اور تفریح گاہ ہے، باطل پرست کھیل اور تفریح کے پروگراموں کے ذریعہ حق کو دبانا اور مٹانا چاہتے ہیں، جو ناکام کوشش ہے، اور حق پرست اپنے افعال و کردار اور جد و جہد سے حق کو بلند رکھنے کی کوشش کرتے

ہیں، جو ہر حال میں کامیاب کوشش ہے۔

☆ اس لئے ہمیں ایسی کوشش کرنی چاہئے جس میں ناکامی کا کہیں نام ونشان نہ ہو۔

☆ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کھیل کود کی کوئی مستقل حیثیت نہیں ہے، کھیل کود محض ورزش کی حد تک صحیح ہے، کھیل کود کو مستقل حیثیت دینا غیر اسلامی طرز فکر وعمل ہے۔

سوالات :

۱) اللہ نے آسمان وزمین کو کس لئے پیدا نہیں کیا؟

۲) دُنیا میں کن دو کے درمیان مقابلہ ہے؟

۳) کامیابی کس کے لئے مقدر ہے؟

۴) باطل پرستوں کے لئے زمین وآسمان کیا ہیں؟

۵) باطل پرست کس طرح حق کو دبانا چاہتے ہیں؟

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے :

۱) کھیل کود............حیثیت صحیح نہیں ہے۔

۲) کھیل کود محض............کی حد تک صحیح ہے۔

۳) کھیل کود کو مستقل حیثیت دینا............طرزِ فکر وعمل ہے۔

میرا راستہ

قُلْ هٰـذِهِ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْ إِلَى اللّٰهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . (یوسف: ۱۰۸)

ترجمہ:

(اے پیغمبر! ان سے) کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں سمجھ بوجھ کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں ، اور جو لوگ میرے تابع ہیں وہ بھی (اسی طرح بلاتے ہیں) اور اللہ پاک ہے، اور میں شریک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ہر مسلمان کو اس بات کا اظہار کرنا چاہئے کہ:

☆ میرا راستہ خالص توحید کا راستہ ہے۔

☆ میں نے سمجھ بوجھ کر اس راستے کو اختیار کیا، میں کوئی اندھی تقلید نہیں کر رہا ہوں۔

☆ میں اسی بصیرت، سمجھ بوجھ اور علم وعقل کی روشنی میں ساری دُنیا کے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ تمام اوہام وخرافات کو چھوڑ کر ایک اللہ کو ہی اپنا معبود بنائیں۔

☆ میرا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے عیب اور نقص سے پاک ہے اور اس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا اور نہ میں شرک کی بابت کوئی سمجھوتہ کرسکتا ہوں۔

سوالات:

۱) پیغمبروں کا راستہ کیا ہے؟

۲) توحید کے راستہ کو کس طرح اختیار کرنا چاہیئے؟

۳) لوگوں کو اللہ کی طرف کس طرح بلانا چاہیئے؟

۴) اللہ کے تعلق سے کس بات کا اعلان کرنا چاہیئے؟

دین میں کوئی زبردستی نہیں

لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ، قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ، لاَ انْفِصَامَ لَهَا، وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (البقرة: ٢٥٦)

ترجمہ:

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، کیوں کہ ہدایت گمراہی سے الگ (اور نمایاں) ہو چکی ہے، تو جس نے بتوں کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس نے ایک مضبوط حلقہ تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کے راستہ کا فرق واضح کر دیا ہے۔

☆ ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں سے بتائیں کہ اسلام ہدایت کا راستہ ہے، اسی راستہ پر چلنے سے دُنیا و آخرات میں کامیابی ملے گی، اسلام لانے والا مضبوط قلعہ میں محفوظ ہے، جو کبھی منہدم نہیں ہوگا، اسلام کے علاوہ تمام ہی راستے گمراہی کے ہیں، جن کو اختیار کرنے سے دُنیا و آخرت میں سوائے رُسوائی اور ناکامی کے کوئی چیز نہیں حاصل ہوگی۔

☆ کسی کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

☆ دین و مذہب کا تعلق دل کے ایقان سے ہے، ایقان دعوت و تبلیغ سے پیدا کیا جا سکتا ہے، نہ کہ زبردستی سے۔

سوالات :

۱) کیا دین کے بارے میں کوئی زبردستی ہے؟

۲) اللہ تعالیٰ نے کون سا فرق واضح کر دیا ہے؟

۳) ہم کو لوگوں سے کیا بتانا چاہئے؟

۴) دین و مذہب کا تعلق کس سے ہے؟

۵) ایقان کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟

خالی جگھوں کو پر کرو:

۱) کسی کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر..........نہیں کیا جا سکتا۔

۲) دین و مذہب کا تعلق دل کے..........سے ہے۔

۳) ایقان..........سے پیدا کیا جا سکتا ہے، نہ کہ..........سے۔

۴) اسلام ہی..........کا راستہ ہے۔

۵) اسلام کے علاوہ تمام ہی راستے..........گمراہی کے ہیں۔

تکلیف بہ قدر طاقت

لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفساً إِلاَّ وُسْعَهَا .   (البقرة: ٢٨٦)

ترجمہ :

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

☆ پچھلے سبق میں بتایا گیا تھا کہ غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

☆ اس آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ اسلام لانے کے بعد اگر کوئی شخص اسلام کے حکم پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبردستی اسے اس حکم پر عمل کرنے کو نہیں کہا جائے گا۔

☆ اسلام میں زکوٰۃ اور حج دولت مند لوگوں پر فرض ہیں۔

☆ نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔

☆ غرض اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسا کام کرنے کا حکم نہیں دیتا جو بندے کی طاقت سے باہر ہو۔

سوالات :

۱) پچھلے سبق میں کیا بتایا گیا تھا؟

۲) اس آیت میں کیا بتایا گیا ہے؟

۳) زکوٰۃ اور حج کن پر فرض ہے؟

۴) کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو کس طرح پڑھنے کی اجازت ہے؟

۵) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کیا حکم نہیں دیتا؟

رسول ﷺ کی پیروی

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ، يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قُلْ أَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ . (آل عمران: ۳۱-۳۲)

ترجمہ:

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم (واقعی) اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے، اور (یہ بھی) کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو، پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو (یاد رکھیں کہ) اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

☆ اللہ سے محبت کا معیار اور ثبوت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہے۔

☆ جو لوگ اللہ کو تو مانتے ہوں، لیکن رسول کی اتباع نہیں کرتے ہوں اور ان پر ایمان نہیں لاتے ہوں وہ بھی کافر ہیں۔

☆ رسول کی نافرمانی کفر کے درجہ میں ہے۔

☆ اگر ہم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی ہم سے محبت کرے تو ہمیں رسول ﷺ کے حکم کی پیروی کرنی چاہئے۔

☆ رسول کی پیروی کرنے پر نہ صرف اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کریں گے، بلکہ ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرمادیں گے۔

سوالات:

۱) پیغمبر کو کیا کہنے کا حکم دیا جارہا ہے؟
۲) اللہ سے محبت کا معیار اور ثبوت کیا ہے؟
۳) جو لوگ رسول کی اتباع نہیں کرتے اور ان پر ایمان نہیں لاتے وہ کیسے ہیں؟
۴) اللہ سے محبت کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟
۵) رسول کی پیروی سے ہمیں کیا دو فائدے حاصل ہوں گے؟

جوڑیاں ملائیے:

۱)	اللہ سے محبت کا ثبوت	کفر
۲)	رسول کی نافرمانی	اللہ کی محبت
۳)	رسول ﷺ کی پیروی	رسول اللہ ﷺ کی پیروی

کامیاب لوگ

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یَخْشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقْہِ فَأُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ .

(النور: ۵۲)

ترجمہ:

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے اور اللہ سے ڈرے اور (اس کی مخالفت سے) بچے تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

☆ دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے یہاں چار بنیادی شرطیں بیان کی گئی ہیں:

۱) اللہ کی فرماں برداری

۲) رسول کی فرماں برداری

۳) اللہ کا خوف

۴) پرہیز گاری

☆ جو لوگ بھی ان چاروں شرطوں کے مطابق زندگی گذاریں گے، ان کے لئے کامیابی یقینی ہے۔

☆ ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط بھی چھوٹ جائے تو اس کی کامیابی خطرے میں پڑ جائے گی۔

دُنیاوآخرت کاعذاب

فَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيْداً فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ مَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِيْنَ . (آل عمران: ٥٦)

ترجمہ:

پھر جنہوں نے انکار کیا، ان کو دُنیا اور آخرت (دونوں میں) سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

☆ کافروں کے لئے آخرت کے سخت عذاب کی بابت تو کوئی شبہ ہی نہیں۔

☆ دُنیا میں بھی طرح طرح سے نفسیاتی اور جسمانی عذاب پہنچتا رہتا ہے۔

☆ دُنیا کی ہوس میں جس قدر وہ سرگرداں رہتے ہیں، شاید ہی کوئی مسلمان اتنا رہتا ہوگا، مالی خسارہ سے جتنی انہیں ذہنی اذیت ہوتی ہے، مسلمانوں کو نہیں ہوتی۔

☆ کافر مصیبت پر صبر نہیں کر پاتا اور مایوس ہوتا ہے، جب کہ مؤمن مصیبت پر صبر کر کے اور اللہ سے مستقبل میں اچھی اُمید رکھ کر کے اپنے دل میں ایک نیا حوصلہ پاتا ہے۔

سوالات :

۱) کافروں کے لئے کہاں کہاں عذاب ہے؟

۲) کافروں کو دُنیا میں کس طرح عذاب پہنچتا رہتا ہے؟

۳) دُنیا کی ہوس کس میں زیادہ ہوتی ہے؟

۴) مالی خسارہ سے کس کو زیادہ اذیت ہوتی ہے؟

۵) مصیبت پر کافر کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

۶) مصیبت پر مؤمن کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

نماز کے آداب

قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ، اَلَّذِیۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلاتِہِمۡ خَاشِعُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ . (المؤمنون: ١-٣)

ترجمہ :

بے شک وہ ایمان والے کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ پھیرتے ہیں۔

☆ نماز میں اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہئے ، ہاتھ پاؤں سے حرکت نہیں کرنی چاہئے ، نگاہ نیچی رکھنی چاہئے۔

☆ ہمیں بے کار بات اور بے کار کام کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے ، تب بھی کامیابی مل سکتی ہے۔

☆ اگر بے کار کاموں سے ہم نہیں بچے تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

☆ اللہ کی طرف پوری توجہ اور خوف کے ساتھ نماز پڑھنے کو خشوع کہتے ہیں اور تواضع کے ساتھ بے حس و حرکت، سنن و آداب کی رعایت کے ساتھ نماز پڑھنے کو خضوع کہتے ہیں۔

سوالات :

۱) کون لوگ کامیاب ہیں؟

۲) نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے؟

۳) حشوع کسے کہتے ہیں؟

۴) نماز میں نگاہ کہاں رکھنی چاہیئے؟

۵) ہمیں کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟

عملی کام :

سورہ المؤمنون میں کامیاب مومنوں کی تقریباً دس صفات بیان کی گئی ہیں، اُستاد کی مدد سے وہ دس اوصاف یکجا کرو۔

والدین کی قربانیاں

وَ وَصَّیْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلیٰ وَهْنٍ وَ فِصَالُهُ فِيْ عَامَیْنِ أَنِ اشْکُرْلِيْ وَ لِوَالِدَیْکَ . (لقمان: ١٤)

ترجمہ:

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اُٹھا کر اس کو اپنے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے، (تو اس کا حکم دیا) کہ میرا بھی شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی۔

☆ والدین میں ماں کی قربانی زیادہ ہے۔

☆ ماں دُکھ پر دُکھ جھیل کر بچہ کو پیٹ میں رکھتی ہے، دو سال تک دودھ پلاتی ہے، رات کی نینداور دن کا آرام قربان کر کے بچے کی پرورش کرتی ہے، باپ اپنی خواہش کو قربان کر کے بچے کی ہر خواہش پوری کرتا ہے، اس لئے اولاد کو چاہئے کہ ماں باپ کے احسانات کو یاد رکھے۔

☆ اللہ کا اور والدین کا شکر ادا کرے۔

☆ اللہ کی عبادت اور والدین کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے۔

سوالات :

۱) والدین میں سے کس کی قربانی زیادہ ہے؟

۲) ماں اپنے بچے کے لئے کیا کیا دُکھ برداشت کرتی ہے؟

۳) باپ کیا قربانی دیتا ہے؟

۴) اولاد کے لئے کیا لازمی ہے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	اللہ کی	دو سال
۲)	والدین کی	عبادت
۳)	دودھ پلانے کی مدت	خدمت

اللہ کی نعمتیں

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ، وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ، وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ، كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ. (النحل: ٨٠-٨١)

ترجمہ:

اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اسی نے چارپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے (ایک خاص قسم کے) گھر (یعنی خیمے) بنائے، جن کو تم ہلکا جان کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان کی اون، روؤں اور بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں بنائیں کہ ایک خاص وقت تک کام دیتی ہیں، اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لئے سائے بنائے اور پہاڑوں میں پناہ لینے کی جگہیں بنائیں، اور تمہارے لئے ایسے کرتے بنائے جو گرمی سے تم کو بچاتے ہیں اور ایسے کرتے بھی بنائے جو لڑائی میں تم کو بچاتے ہیں، اسی طرح اللہ اپنی نعمتیں تم کو پوری پوری دیتا ہے، تاکہ تم فرماں بردار بنو۔

☆ انسان کو جتنا سکون اپنے گھر میں ہوتا ہے، اتنا دوسری کسی جگہ نہیں، یہ سکون اللہ نے عطا کیا ہے۔

☆ گھر کئی قسم کا ہوتا ہے، قدیم زمانہ میں جانوروں کی کھال کا خیمہ بنایا جاتا تھا، جو سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں آسانی سے لگایا اور نکالا جاتا تھا، آج بھی کھلے میدان میں شادی یا کسی تقریب کے موقعہ پر شامیانہ لگایا جاتا ہے، بعض جگہوں میں ابھی بھی کپڑے کا خیمہ استعمال ہوتا ہے۔

☆ ابتدائی زمانہ میں جب لوگ گھر بنانا نہیں جانتے تھے، تو وہ بارش، گرمی اور سردی سے بچنے کے لئے پہاڑ کے غاروں میں ہی پناہ لیتے تھے، اور انہیں گھر کے طور پر استعمال کرتے تھے، آج بھی گھر بنانے میں پہاڑوں کے تراشے ہوئے پتھر استعمال ہوتے ہیں۔

☆ قدیم زمانہ سے ہی انسان جانوروں کی کھالوں اور ان کے بالوں سے لباس، کمبل اور جوتے چپل بناتا آرہا ہے، اور آج بھی مختلف چیزیں بنارہا ہے۔

☆ لباس سے سردی گرمی سے حفاظت ہوتی ہے، بعض جگہ جنگی لباس، زرہ بکتر بھی ہوتے ہیں، جو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔

☆ اللہ نے یہ ساری نعمتیں اور ان کو بنانے کا سلیقہ اس لئے دیا ہے کہ انسان ان نعمتوں کی قدردانی کرے اور ہمیشہ اللہ کی فرماں برداری میں لگا رہے۔

سوالات :

۱) جانور کی کھالوں سے کیا کیا چیزیں بنائی جاتی ہیں؟

۲) قدیم زمانے میں کس طرح کے گھر ہوا کرتے تھے؟

۳) لباس سے کیا فائدے ہیں؟

۴) اللہ نے ساری نعمتیں کس لئے دی ہیں؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	گھر	جنگی لباس
۲)	خیمہ	گرمی سردی سے حفاظت
۳)	شامیانہ	پناہ کی جگہ
۴)	کپڑے	سکون کی جگہ
۵)	زرہ	گرم کپڑے
۶)	غار	جانور کی کھال
۷)	جانور کے بال	موٹے کپڑے

آگ سے بچو!

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَاراً وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدَادٌ لا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ . (التحريم: ٦)

ترجمہ :

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے، جس پر تند خو سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں، اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے، اسے بجالاتے ہیں۔

☆ ہر مسلمان کو چاہئے کہ کم سے کم اپنے ساتھ، اپنے گھر کے تمام لوگوں کو بھی دین پر چلنے کی ترغیب دے۔

☆ ان کو جہنم کے ہولناک عذاب سے باخبر کرے اور جہنم سے بچانے کی تدبیر کرے۔

☆ جہنم کے داروغہ کا حال دُنیا کے پولیس کی طرح نہیں ہے کہ وہ کمزوروں پر تو سختی کرتے ہیں اور زبردست لوگوں کے ساتھ نرمی کرتے ہیں اور رشوت لے کر انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

☆ جہنم کے داروغہ ہر مجرم کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے، اللہ تعالیٰ مجرموں کو جس قسم کی سزا دینے کا حکم دیں گے، وہ اس پر ذرا بھی کوتاہی اور نافرمانی نہیں کریں گے۔

سوالات :

۱) اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو کس چیز سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے؟

۲) جہنم کا ایندھن کیا ہوں گے؟

۳) جہنم پر کیسے فرشتے مقرر ہوں گے؟

۴) جہنم کے داروغہ کا حال کیسا ہوگا؟

۵) ہر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	جہنم کے فرشتے	آدمی اور پتھر
۲)	جہنم کا ایندھن	سے حفاظت
۳)	دوزخ کی آگ	سخت مزاج

اللہ کے راستہ میں خرچ

وَ أَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ لاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ أَحْسِنُوا، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ . (البقرة: ١٩٥)

ترجمہ:

اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

☆ دین کو سربلند کرنے کے لئے جان و مال خرچ نہ کرنا اور ذاتی مفاد کو عزیز رکھنا دُنیا و آخرت میں اپنے ہاتھوں خود کو ہلاک کرنے کے برابر ہے۔

☆ دُنیا میں دُشمنان اسلام مسلمانوں کو مغلوب اور ذلیل کر کے ان کے ملکوں اور شہروں کو تباہ و تاراج کر دیں گے، اور اللہ تعالیٰ بھی آخرت میں فرض سے کوتاہی کرنے پر سخت باز پرس کریں گے۔

سوالات:

١) اپنے ہاتھوں کو ہلاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟

٢) دنیا میں دشمنان اسلام مسلمانوں کو کیا کر دیں گے؟

٣) آخرت میں اللہ تعالیٰ کیا کریں گے؟

بخل کا انجام

وَ لاَ یَحسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ آتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْراً لَّھُمْ، بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ، سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ . (آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ:

جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے کچھ (مال) عنایت فرمایا ہے، اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں، تو وہ اس بخل کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں، بلکہ وہ ان کے حق میں برا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں، قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈال دیا جائے گا اور (یاد رکھو!) آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ ہی ہے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

☆ بخیل لوگ اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے کتراتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بہت اچھا کر رہے ہیں، حالاں کہ اس کا انجام بہت برا ہوگا۔

☆ قیامت کے دن زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیلوں کو ان کا مال ایک زہریلا اور خطرناک اژدہا بنا کر ان کے گلے میں لٹکا دیا جائے گا، وہ سانپ ان کے جبڑے پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال اور تیرا خزانہ ہوں، مال و دولت کو اللہ کی امانت اور وراثت سمجھنا چاہیے اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

سوالات :

۱) مال کا اصل مالک کون ہے؟

۲) بخیل لوگ کیا سمجھتے ہیں؟

۳) بخالت کا انجام کیسا ہے؟

۴) قیامت کے دن بخیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

۵) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

۶) سانپ ان سے کیا کہے گا؟

۷) مال کو کیا سمجھنا چاہیئے؟

۸) کس چیز میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	اللہ	اللہ کی امانت
۲)	بخالت کا انجام	اللہ
۳)	مال کا مالک	آسمان وزمین کا وارث
۴)	دولت	گلے میں سانپ

ایمان کی دولت

وَ لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ، وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ أَبْقٰى . (طٰهٰ: ۱۳۱)

ترجمہ :

زیب وزینت کی ان چیزوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی مت دیکھو، جن سے فائدہ اُٹھانے کا موقع ہم نے کئی جماعتوں کو دے رکھا ہے، تاکہ اس (حال) میں (رکھ کر) ہم ان کو آزمائیں اور تمہارے پرودگار کا عطیہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

☆ دُنیا پرست لوگوں کے عیش وعشرت اور چمک دمک سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں ہے، وہ دولت ان کے لئے سخت آزمائش کی چیز ہے۔

☆ حرام اور ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا مال صرف چندروز کی بہار ہے، اس کا انجام بہت ہی خطرناک ہے۔

☆ جب کہ حلال اور جائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا مال بہت ہی بابرکت ہے اور اس پر آخرت میں بڑا اجروثواب ہے۔

☆ ہر مؤمن کے پاس جو ایمان کی دولت ہے، وہ کافروں اور فاسقوں کی دولت سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔

ہاتھ آئی جو نہ دُنیا تو نہیں غم اکبر
ہو مبارک بس تمہیں صاحبِ ایمان ہونا

سوالات :

۱) اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے منع فرمایا ہے؟

۲) ہمیں کس سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں؟

۳) ناجائز طریقہ سے حاصل کی ہوئی دولت کا انجام کیا ہے؟

۴) جائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا مال کیسا ہے؟

۵) ہر مؤمن کے پاس کیسی دولت ہے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	دُنیوی چمک دمک	بہت خطرناک
۲)	ناجائز مال	ایمان
۳)	حلال دولت	سخت آزمائش
۴)	مؤمن کی دولت	بابرکت

نیک کام میں تعاون

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی، وَ لاَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ، إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ . (المائدة: ٢)

ترجمہ :

نیکی پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

☆ کوئی طالب علم اسکول میں جماعت سے نماز پڑھنے کی تحریک چلاتا ہے تو تمام ساتھیوں کو اس کا تعاون کرنا چاہئے۔

☆ کوئی مجبور اور بے سہارا کی امداد کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے تو سب کو اس کا ساتھ دینا چاہئے۔

☆ کسی کے دل میں ڈانس پروگرام منعقد کرنے کا خیال آ گیا تو دوسرے ساتھیوں کو اس کی مخالفت کرنی چاہئے اور اسے اللہ سے ڈرانا چاہئے۔

☆ چند ساتھی فلم دیکھنے کا پروگرام بنا رہے ہوں تو دوسرے ساتھیوں کو اس پروگرام کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔

☆ کچھ لوگ پوجا کا چندہ وصول کرتے ہیں، اس میں چندہ دینا بالکل ناجائز ہے۔

☆ نیک کام میں تعاون اور برے کام میں عدم تعاون کا اصول زندگی کے ہر موڑ پر اپنانا چاہیئے۔

سوالات :

۱) کیسے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے؟

۲) پوجا کا چندہ دینا کیسا ہے؟

۳) زندگی کے ہر موڑ پر کون سا اصول اپنانا چاہیئے؟

۴) کوئی طالبِ علم سے نماز پڑھنے کی تحریک چلائے تو تمام ساتھیوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	نیک کام	مخالفت
۲)	گناہ کے کام	ساتھ دینا
۳)	بے سہارا کی امداد	تعاون
۴)	ڈانس کا پروگرام	ناجائز
۵)	پوجا میں چندہ دینا	عدم تعاون

گالی نہ دو!

وَ لاَ تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْواً م بِغَیْرِ عِلْمٍ.

(الانعام: ۱۰۸)

ترجمہ:

(مسلمانو!) لوگ اللہ کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں تم ان کو برا بھلا نہ کہو کہ یہ لوگ بھی حد سے متجاوز ہو کر بے سمجھے بوجھے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں۔

☆ مؤمن کے لئے بت پرستی، شرک اور باطل معبودوں سے دلی نفرت اور بے زارگی ایمان کے پختہ ہونے کی علامت ہے۔

☆ لیکن حق پرستی کے نشہ میں باطل پرست اس کے بدلہ اللہ کی شان میں گستاخی شروع کردیں گے، اس طرح ایک مسلمان اللہ کی رُسوائی کا سبب بن جائے گا۔

☆ اسلام میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو توڑنے کی اجازت نہیں ہے، اگر مسلمان جوش میں آکر ایسی نادانی کریں تو وہ خود اپنی عبادت گاہ کو منہدم کرنے کا سبب بن جائیں گے۔

☆ حدیث میں دوسرے کے والدین کو گالی دینے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ گالی دینے والا خود اپنے والدین کو گالی دینے کا سبب بن جاتا ہے اور اس کے لئے موقع فراہم کرتا ہے۔

قبیلہ اور خاندان

يَـا أَيُّهَـا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَا كُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّ أُنْثىٰ وَ جَعَلْنَا كُمْ شُعُوْباً وَّقَبائِلَ لِتعارَفُوْا، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ .

(الحجرات: ١٣)

ترجمہ :

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا، تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو، بلاشبہ اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

☆ تمام انسان ایک ہی ماں باپ یعنی سیدنا آدم علیہ السلام اور حوا کی اولاد ہیں۔

☆ خاندان اور برادری کی بناء پر کسی کو کسی پر فخر کرنے کا حق نہیں ہے، کیوں کہ سب کا نسب حضرت آدم علیہ السلام سے جا کر ملتا ہے۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ کنبہ اور قبیلہ نہ بناتے تو جانوروں کی طرح انسان کی کوئی شناخت نہیں رہتی۔

☆ خاندان اور قبیلہ کا مقصد ایک دوسرے کی پہچان، ایک دوسرے کا تعاون اور صلہ رحمی کا موقع فراہم کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ خاندان اور قبیلے ایک دوسرے پر برتری ظاہر کرنے کے اور دوسرے خاندان والوں کو حقیر سمجھنے کے لئے نہیں بنائے ہیں، ایسا سمجھنا بڑی جہالت، ظلم اور گناہ کی بات ہے۔

☆ کسی معزز گھرانے میں پیدا ہو جانا انسان کا اپنا کوئی کمال نہیں ہے، اور نہ اس کی وجہ

سے آدمی اللہ کے نزدیک معزز ہوسکتا ہے۔

☆ اللہ کے نزدیک معزز وہ شخص ہے جو نیک، باادب اور پرہیزگار ہو اور یہ بات اللہ ہی کو بہتر معلوم ہے کہ کون حقیقت میں نیک اور پرہیزگار ہے اور کون دکھاوے کے لئے شریف بننے کی کوشش کرتا ہے۔

سوالات :

۱) اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو کن سے پیدا کیا؟

۲) تمام انسان کن کی اولاد ہیں؟

۳) تمام انسان کا نسب کن سے جا کر مل جاتا ہے؟

۴) اللہ کے نزدیک عزت والا کون ہے؟

۵) اگر اللہ تعالیٰ کنبہ اور خاندان نہ بناتے تو کیا ہوتا؟

۶) قبیلہ اور خاندان بنانے کا مقصد کیا ہے؟

۷) جہالت، ظلم اور گناہ کی بات کیا ہے؟

۸) کسی معزز گھرانے میں پیدا ہونا کیا ہے؟

۹) اللہ کے نزدیک معزز کون ہے؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	انسان کی پیدائش	تعارف
۲)	قبیلہ اور خاندان	پرہیزگار
۳)	تمام انسان	ایک مرد و عورت
۴)	معزز	ایک ماں باپ کی اولاد

حدیث

اسلام کو تفصیل سے سمجھنے اور اس کی پیروی کا حق ادا کرنے کے لئے رسول ﷺ کے فرمودات اور اعمال سے واقف ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اس کے بغیر قرآن کریم کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں منتخب احادیث کو مناسب ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے؛ تاکہ طلبہ میں حدیث فہمی کا ذوق پیدا ہو۔

ناشر

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، حیدر آباد

نیت کی درستگی

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى . (بخاری و مسلم)

ترجمہ :

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، آدمی کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔

☆ حدیث کی بہت سی کتابوں میں یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔

☆ اس کا مقصد یہ ہے کہ علم حاصل کرنے والوں کو سب سے پہلے اپنی نیت درست کر لینی چاہیے۔

☆ علم حاصل کرنے کا اصل مقصد اللہ کی پہچان ، اللہ کی فرماں برداری اور اللہ کے بندوں کی خدمت ہونا چاہیے۔

☆ علم حاصل کرنے کا مقصد دولت، عزت، شہرت اور بڑائی ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

☆ آج علم حاصل کرنے کا مقصد صحیح نہ ہونے کی وجہ سے علم سے لوگوں کو صحیح فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔

☆ علم حاصل کرنے والوں کو علم کے اصل مقصد سے واقف کرانا ضروری ہے۔

☆ اگر ہم اچھا کام بری نیت سے کریں تو ہمیں کوئی ثواب نہیں ملے گا، بلکہ بری نیت کی وجہ سے گناہ ہوگا۔

سوالات :

۱) اعمال کا دارو مدار کن پر ہے؟

۲) علم حاصل کرنے کا کیا مقصد ہے؟

۳) اگر اچھا کام بری نیت سے کیا جائے تو کیا ہوگا؟

۴) آج علم سے لوگوں کو صحیح فائدہ کیوں نہیں پہنچ رہا ہے؟

خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے :

۱) علم حاصل کرنے والوں کو پہلے اپنی............درست کر لینی چاہئے۔

۲) آج علم حاصل کرنے کا............صحیح نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو صحیح فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔

۳) علم حاصل کرنے کا مقصد .... ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

دین اور ایمان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَالَ: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ وَ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ . (شعب الإيمان)

ترجمہ :

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں یہ نہ فرماتے ہوں: ''اس کا ایمان نہیں جس کے پاس امانت نہیں ہے اور اس کا دین نہیں جس کو وعدہ کا کوئی خیال نہ ہو۔''

☆ ایمان کا لفظ امانت سے نکلا ہے، اس لئے جو ایمان والا ہو، اس کو امانت کا خیال رکھنا چاہئے، کسی نے کوئی سامان رکھنے کے لئے دیا ہو تو اس کی حفاظت کرنی چاہئے اور اس کے مالک کو واپس کر دینا چاہئے، یہی امانت کا مطلب ہے۔

☆ ایک حدیث میں امانت کا خیال نہ رکھنے کو منافق کی علامت بتایا گیا ہے۔

☆ دین کے معنی معاملہ اور وعدہ کے بھی ہیں، دین اسلام کے ماننے والوں کو معاملہ اور وعدہ کا پابند ہونا چاہئے، وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہئے اور اپنے تمام معاملات کو اسلام کے مطابق طے کرنا چاہئے۔

☆ جو مؤمن امانت اور وعدہ کا خیال نہ رکھے وہ مکمل مؤمن نہیں، صرف نام کا مؤمن ہے ،کام کا نہیں۔

سوالات :

۱) رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں کیا فرماتے تھے؟

۲) امانت کا کیا مطلب ہے؟

۳) ایمان والے کو کس کا خیال رکھنا چاہیئے؟

۴) منافق کی علامت کیا ہے؟

۵) جو امانت اور وعدہ کا خیال نہ رکھے وہ کیا ہے؟

صحیح جوڑیاں بنائیے :

۱)	ایمان	وعدہ
۲)	دین	نفاق
۳)	خیانت	امانت

رسالت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لاَ يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَ لاَ نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ. (مسلم)

ترجمہ:

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اس اُمت میں سے جو بھی یہودی اور نصرانی میری بات نہ مانے، پھر اس کا انتقال ہو جائے اور وہ میری رسالت پر ایمان نہ لائے، تو وہ جہنم والوں میں ہوگا۔''

☆ حضرت محمد ﷺ کے تشریف لانے کے بعد سارے انسان آپ ﷺ کی اُمت ہیں۔

☆ آپ ﷺ کے تشریف لانے کے بعد پچھلی تمام شریعت اور تمام آسمانی کتابیں منسوخ ہو گئیں، ان کی حیثیت اب پرانے نصابی کتاب کی ہے، ان پر عمل کرنے سے جہنم سے نجات نہیں مل سکتی۔

☆ آخرت میں نجات کے لئے حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی تسلیم کرنا اور آپ کی شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

☆ آج اسلام کے علاوہ بہت سے مذاہب والے ہیں، جو اپنے پرانے مذہب پر عمل کر رہے ہیں، لیکن ان کی ساری محنتیں بے کار ہیں، آخرت میں وہ جہنم سے نجات نہیں پا سکتے، ان کو اسلام کی طرف رہنمائی کرنا اور نجات کا راستہ بتانا ہم مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

سوالات :

۱) اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۲) سارے انسان کس کی اُمت ہیں؟

۳) پچھلی تمام شریعت اور آسمانی کتابیں کیوں منسوخ ہوگئیں؟

۴) آخرت میں نجات کے لئے کیا ضروری ہے؟

۵) اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب والوں کا کیا حال ہے؟

۶) مسلمانوں کا اہم فریضہ کیا ہے؟

صحیح جوڑیاں ملائیے :

۱)	سارے انسان	(الف)	آخری نبی
۲)	پچھلی شریعت	(ب)	اہل جہنم
۳)	پچھلی آسمانی کتابیں	(ج)	اُمتِ محمدیہ
۴)	حضرت محمد (ﷺ)	(د)	راہِ نجات
۵)	یہود و نصاریٰ	(ہ)	منسوخ
۶)	اسلام	(و)	پرانی نصابی کتابیں

طالب علم کا مرتبہ

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَ هُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ . (درامی)

ترجمہ :

جس کو اس حالت میں موت آجائے کہ وہ علم حاصل کرنے میں لگا ہو، تا کہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے، تو اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ ہوگا۔

☆ اسلام کو زندہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی تعلیمات کو بھلا چکے ہیں، ان کو اسلام کی تعلیم دینا اور اسلام پر چلنے کے لئے ان کو آمادہ کرنا۔

☆ علم حاصل کرنے کا مقصد یہی ہونا چاہئے کہ ہم اسلام کی خدمت کریں گے اور اسلام کی اچھائیوں سے دُنیا والوں کو واقف کرائیں گے، سائنس، ٹکنالوجی اور میڈیا کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو دُنیا میں عام کرنے کی کوشش کریں گے اور دُنیا والوں کو ان کے اصل دین (اسلام) کی طرف واپس آنے کی دعوت دیں گے۔

☆ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی زندگی کا مقصد اسلام کی تعلیمات کو عام کرنا تھا، اسی لئے جو بھی اس مقصد کی خاطر علم حاصل کرے، جنت میں اس کا مقام انبیاء سے صرف ایک درجہ کم ہوگا۔

سوالات:

۱) حدیث میں طالبِ علم کا کیا مرتبہ بیان کیا گیا ہے؟

۲) اسلام کو زندہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

۳) انبیاء علیهم الصلاة و السلام کی زندگی کا کیا مقصد تھا؟

۴) علم حاصل کرنے کا مقصد کیا ہونا چاہئے؟

مسواک کی فضیلت

تَفضُلُ الصَّلاۃُ الَّتِیْ یَستَاکُ لَھَا عَلیَ الصَّلاۃِ الَّتِیْ لا یَستَاکُ لَھَا سَبعِیْنَ ضِعفاً .   (شعب الإیمان)

ترجمہ :

جونماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کی نماز کے مقابلہ میں ستر درجہ بڑھ کر ہے۔

☆ مسواک کر کے نماز پڑھنے سے مسجد میں موجود لوگوں اور فرشتوں کو منھ کی بد بو محسوس نہیں ہوگی۔

☆ مسواک کر کہ نماز پڑھنے میں جو تازگی محسوس ہوتی ہے وہ تازگی بغیر مسواک کیئے نماز پڑھنے میں نہیں ہوتی ہے۔

☆ اگر ایک وضو سے دو وقت کی نماز پڑھنی ہو تو دوسری نماز کے لئے مسواک کر لینی چاہیئے۔

سوالات :

۱) مسواک کر کے پڑھی جانے والی نماز کا کیا درجہ ہے؟

۲) مسواک کر کے نماز پڑھنے میں کیا چیز محسوس ہوتی ہے؟

۳) مسواک کر کے نماز پڑھنے سے کیا چیز محسوس نہیں ہوتی ہے؟

۴) ہر نماز کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

عملی کام :

ہر طالب علم ایک ایک مسواک خریدے اور وضو کرتے وقت مسواک کا اہتمام کرے۔

پانچوں نمازوں کی مثال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَ رَأَیْتُمْ لَوْ أَنَّ نَھْراً بِبَابِ أَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْساً ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لاَ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَيْءٌ، قَالَ: فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوْا اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا .

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے پاس کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے کہا: (اس کے بدن پر) کچھ بھی میل نہیں رہے گا، آپؐ نے فرمایا: یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو مٹادیتے ہیں۔

☆ پانچ وقت نماز پڑھنے والا ظاہری اور باطنی گندگیوں سے پاک ہوتا ہے۔

☆ بڑے گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

☆ پانچوں وقت نماز پڑھنے والوں کی زندگی صاف و شفاف رہتی ہے، بے نمازی مختلف برائیوں اور گندگیوں میں ملوث رہتے ہیں۔

سوالات:

۱) پانچوں نمازوں کی مثال کیا ہے؟

۲) پانچوں وقت نماز پڑھنے والا کن چیزوں سے پاک ہوتا ہے؟

۳) نماز پڑھنے سے کیا معاف ہوتے ہیں؟

۴) بڑے گناہ کس سے معاف ہوتے ہیں؟

۵) پانچوں وقت نماز پڑھنے والوں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟

امام کی اقتداء

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي اِمَامُكُمْ فَلاَ تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَ لاَ بِالسُّجُوْدِ وَ لاَ بِالْقِيَامِ . (مسلم)

ترجمہ :

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی ، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع، سجدہ اور قیام مجھ سے پہلے نہ کیا کرو۔

☆ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا امام کا مقتدی ہوتا ہے۔

☆ مقتدی کے معنی ہیں امام کی پیروی (Follow) کرنے والا۔

☆ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے گویا وہ امام کی پیروی کرنا نہیں چاہتا، جب کہ امام کی اقتداء واجب ہے۔

☆ اگر امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرے، پھر جب امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ نہ کرے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

سوالات :

۱) اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تاکید فرمائی ؟

۲) امام کسے کہتے ہیں؟

۳) مقتدی کسے کہتے ہیں؟

۴) مقتدی کا کیا معنی ہے؟

۵) امام کی اقتداء کیا ہے؟

٦) اگر کوئی امام سے پہلے رکوع ،سجدہ کرے ، پھر امام کے ساتھ رکوع ،سجدہ نہ کرے تو کیا نماز ہوگی؟

جوڑیاں ملائیے :

۱)	مقتدی	نماز پڑھانے والا
۲)	امام	مقتدی
۳)	امام کی اقتداء	امام کی پیروی کرنے والا
۴)	امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا	واجب

مسلمان کا حق

حَقُّ الْـمُسْـلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَ إِذَا دَعَاکَ فَأَجِبْهُ، وَ إِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَهُ، وَ إِذَا عَطِسَ فَحِمَدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَ إِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ إِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ . (مسلم)

ترجمہ:

مسلمان کا حق چھ ہے: جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو، جب وہ تمہیں دعوت دے تو اُسے قبول کرو، جب وہ تمہیں نصیحت کرنے کو کہے تو اُس کو نصیحت کرو، جب وہ چھینکنے کے بعد الحمد لله کہے تو یرحمک الله کہو، وہ جب بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

☆ ہر مسلمان کا حق ہے کہ اس کو سلام کیا جائے، دو مسلمان میں جس کی نظر پہلے پڑے اسے سلام کرنا چاہئے، پہلے سلام کرنے والے کو ثواب زیادہ ملتا ہے۔

☆ مسلمان کی دعوت قبول کرنی چاہئے، اگر کوئی عذر نہ ہو تو دعوت میں شریک ہونا چاہئے، یہاں تک کہ اگر روزے سے ہو تو بھی شرکت کر کے چلے آنا چاہئے۔

☆ نصیحت کے معنی خیر خواہی کے ہیں، کوئی مسلمان نصیحت یا مشورہ طلب کرے تو پوری دیانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ اس کو صحیح مشورہ دینا چاہئے۔

☆ کوئی مسلمان مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین اس بستی کے مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

☆ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ جو فرض کسی متعین شخص پر نہ ہو، بلکہ اگر چند لوگ اس کام کو انجام دے دیں تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہو جائے گا، اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گنہ گار ہوں گے۔

مختصر سوالات:

۱) کسے پہلے سلام کرنا چاہئے؟

۲) نصیحت کا کیا معنی ہے؟

۳) مسلمان میت کی تجہیز و تکفین کس پر فرض ہے؟

تفصیلی سوالات:

۱) مسلمان کا کتنا اور کیا کیا حق ہے؟

۲) فرض کفایہ کا کیا مطلب ہے؟

کالم 'ب' کے مناسب الفاظ کو کالم 'الف' کے سامنے رکھئے:

(الف)		(ب)
مسلمان کا حق	[ ]	۱) عبادت
ملاقات کے وقت	[ ]	۲) قبول کرنا
دعوت	[ ]	۳) یرحمک اللہ
الحمد للہ	[ ]	۴) چھ
بیمار	[ ]	۵) سلام

بزرگوں کا احترام

مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخاً مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ. (ترمذي)

ترجمہ:

جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے لوگوں کو مقرر کریں گے جو اس کا احترام کرے۔

☆ اگر ہم بڑے بزرگوں کا احترام کریں گے تو جب ہم بڑے جوں گے تو ہمارا بھی احترام کیا جائے گا۔

☆ اگر ہم نے بڑے بزرگوں کے ساتھ بے ادبی کی، ان کو ستایا تو بڑے ہونے کے بعد اس سے زیادہ ہماری بے عزتی ہوگی اور ہمیں ستایا جائے گا۔

☆ اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ ایک دن ہم بھی بڑی عمر کو پہنچیں گے، اس وقت ہمارے ساتھ کوئی مسخرہ کرے گا تو کتنی تکلیف ہوگی۔

☆ بوڑھے ہمارے دادا، باپ اور تایا کی عمر کے ہوتے ہیں، ان کا احترام باپ، دادا کا احترام ہے اور ان کی بے احترامی باپ دادا کے ساتھ بے احترامی ہے۔

سوالات :

۱) جو جوان کسی بوڑھے کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیا کرتے ہیں؟

۲) اگر بوڑھوں کے ساتھ بے ادبی کی جائے تو کیا ہوگا؟

۳) بزرگوں کا احترام کس کے احترام کے برابر ہے؟

۴) بزرگوں کی بے احترامی کس کی بے احترامی کے برابر ہے؟

صحیح جوڑیاں ملائیے :

۱) بزرگوں کے احترام کا فائدہ	اپنے بڑھاپے میں بے ادبی کا سامنا
۲) بزرگوں کی بے ادبی کا نقصان	باپ دادا کی بے احترامی
۳) بزرگوں کا احترام	اپنے بڑھاپے میں احترام
۴) بزرگوں کی بے احترامی	باپ دادا کا احترام

چھوٹوں پر شفقت

لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ لَمۡ یَرۡحَمۡ صَغِیۡرَنَا وَ لَمۡ یُوَقِّرۡ کَبِیۡرَنَا، وَ یَأۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ . (ترمذي)

ترجمہ:

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، بھلائی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔

☆ چھوٹوں پر شفقت نہ کرنا، بڑوں کی عزت نہ کرنا، بھلائی کا حکم نہ کرنا اور برائی سے نہ روکنا مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

☆ ہم اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں گے تو چھوٹے ہماری عزت کریں گے۔

☆ ہم اپنے بڑوں کی عزت کریں گے تو بڑے ہم پر شفقت کریں گے۔

☆ ہم چھوٹوں پر شفقت نہ کریں تو ہم بے رحم کہلائیں گے اور چھوٹے بے ادب ہو جائیں گے۔

☆ ہم بڑوں کا احترام نہ کریں تو ہم بے ادب کہلائیں گے اور ہم بڑوں کی شفقت، عنایت اور ان کی تربیت سے محروم ہو جائیں گے۔

☆ نیکی کا حکم دینے پر لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہمت پیدا ہو گی اور برائی سے روکنے پر برائی سے بچنے کا حوصلہ پیدا ہو گا۔

☆ نیکی کا حکم نہ دینے پر نیک کام کرنے کا جذبہ کمزور ہو جائے گا اور برائی سے نہ روکنے پر برائی پر جرأت پیدا ہو جائے گی۔

سوالات:

۱) کیسا شخص مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں ہے؟

۲) ہم اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں گے تو کیا ہوگا؟

۳) ہم اپنے بڑوں کی عزت کریں گے تو کیا ہوگا؟

۴) ہم چھوٹوں پر شفقت نہ کریں تو ہم کیا کہلائیں گے اور چھوٹے کیا ہوجائیں گے؟

۵) ہم بڑوں کا احترام نہ کریں تو ہمیں کیا نقصان ہوگا؟

۶) نیکی کا حکم دینے سے کیا ہوگا؟

۷) برائی سے روکنے پر کیا ہوگا؟

۸) نیکی کا حکم نہ دینے پر کیا ہوگا؟

۹) برائی سے نہ روکنے پر کیا ہوگا؟

نتیجہ بیان کرو:

مثال: بڑوں کی عزت	بڑوں کی شفقت
۱) چھوٹوں پر شفقت کرنا	....
۲) چھوٹوں پر شفقت نہ کرنا	....
۳) بڑوں کی عزت نہ کرنا	....
۴) بھلائی کا حکم دینا	....
۵) بھلائی کا حکم نہ دینا	....
۶) برائی سے روکنا	....
۷) برائی سے نہ روکنا	....

بیمار کی عیادت

إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تعَالیٰ: طِبْتَ وَ طَابَ مَشْاُکَ وَ تَبوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً . **(ترمذي)**

ترجمہ :

جب مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس کی زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نیک ہو، تمہارا جانا مبارک ہے، تم نے جنت میں گھر بنالیا۔

☆ اللہ کے لئے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے اور ان سے ملاقات کے لئے جانے والوں کا فرشتے استقبال کرتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے مخاطب ہوکر اسے مبارک باد دیتے ہیں اور اسے جنت کی خوش خبری دیتے ہیں۔

☆ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہر اچھا کام اللہ کی خوشی کے لئے کریں۔

☆ مریض چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم، ہمیں سب کی عیادت کرنی چاہئے ، رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم اور دُشمنوں کی بھی عیادت فرمائی ہے۔

سوالات :

۱) جب مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

۲) فرشتے کس کا استقبال کرتے ہیں؟

۳) ہمیں ہر اچھا کام کس کی خوشی کے لئے کرنا چاہئے؟

۴) ہمیں کس کی عیادت کرنی چاہئے؟

۵) رسول اللہ ﷺ نے کن کن کی عیادت فرمائی ہے؟

عملی کام :

تمہارے پاس پڑوس میں کوئی بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرنے جایا کرو۔

پڑوسی

لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لاَ یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ۔ (مسلم)

ترجمہ :

وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا، جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔

☆ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا کہ وہ مؤمن نہیں ہے جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

☆ قرآن اور حدیث میں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بار بار پڑوسی کے بارے میں تاکید کی کہ میں نے سمجھا کہ (قریبی رشتہ داروں کی طرح) اس کو وراثت کا حق دار بنا دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

☆ انسان کے دُکھ درد میں جتنا پڑوسی شریک ہوتے ہیں، اتنا دور رہنے والے قریبی رشتہ دار بھی شریک نہیں ہو سکتے۔

☆ پڑوسی کو ستانے کی بناء پر اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے، وہ بہت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا سکون برباد ہو جاتا ہے، اس لئے اللہ ایسے اذیت پسند انسان کو جنت کے سکون سے محروم کر دیں گے اور جہنم میں اس سے سخت پریشانی میں مبتلا کریں گے۔

سوالات:

۱) حدیث میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲) اللہ کے رسول ﷺ نے تین مرتبہ قسم کھا کر کیا فرمایا؟

۳) قرآن و حدیث میں کیا تاکید آئی ہے؟

۴) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو کیا تاکید فرمائی؟

۵) انسان کے دُکھ درد میں سب سے زیادہ کون شریک ہوتے ہیں؟

۶) پڑوسی کو ستانے پر کیا ہوتا ہے؟

۷) اللہ تعالیٰ پڑوسی کو ستانے والے کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

حُسن اخلاق

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَ صَائِمِ النَّهَارِ .

(ابو داؤد)

ترجمہ :

مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات میں تہجد پڑھنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کے درجہ کو پالیتا ہے۔

☆ قیامت میں سب سے وزنی عمل اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ترمذی)

☆ اللہ کے رسول ﷺ کو اسی لئے نبی بنایا گیا تھا کہ آپ اچھے اخلاق کا نمونہ اپنی اُمت کے لئے چھوڑ جائیں گے۔

☆ اسلام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے بندوں کے ساتھ انسان کے تعلقات اور معاملات درست اور خوش گوار ہو جائیں۔

☆ ایک شخص رات بھر تہجد نہیں پڑھتا اور نہ دن میں نفل روزہ رکھتا، مگر لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے اور ان کو نہیں ستاتا ہے، تو وہ ایسے تہجد گزار اور نفل روزے رکھنے والے سے بہتر ہے جو اپنی عبادت کے نشہ میں لوگوں سے بد اخلاقی سے پیش آتا ہے۔

سوالات :

۱) مؤمن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے کس کے درجہ کو پالیتا ہے؟

۲) قیامت میں سب سے وزنی عمل کیا ہوگا ؟

۳) اللہ کے رسول ﷺ کو کس لئے نبی بنا کر بھیجا گیا تھا ؟

۴) اسلام کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

۵) لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا کس سے بہتر ہے؟

اصل بہادر

لَيسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ . **(بخاری و مسلم)**

ترجمہ :

پچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں، بلکہ پہلوان تو وہ ہے جس کو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو ہو۔

☆ غصہ میں آکر کسی سے لڑنا اور اس کو مار کر گرا دینا بہادری نہیں ہے۔

☆ اصل بہادری یہ ہے کہ آدمی اپنے غصہ کو دبا دے۔

☆ کمزور اعصاب کے لوگ دوسرے سے فوراً لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں، جب کہ مضبوط اعصاب کے لوگ لڑنا نہیں چاہتے۔

☆ بات بات پر لڑنے کے لئے تیار ہو جانا اور چڑ چڑا پن دکھانا کمزوری کی علامت ہے نہ کہ بہادری کی۔

☆ ہاتھی اور شیر مضبوط جانور ہیں، لیکن وہ خواہ مخواہ کسی کو نہیں چھیڑتے، بلکہ چھیڑنے والوں کو بھی بہت حد تک نظر انداز کرتے ہیں، جب کہ بھیڑیا ان سے کمزور جانور ہے، جو خواہ مخواہ بھی انسانوں اور جانوروں پر حملہ کرتا ہے۔

سوالات :

۱) پہلوان کون ہے؟

۲) کس کو بہادری نہیں کہہ سکتے ؟

۳) اصل بہادری کیا ہے؟

۴) کیسے لوگ فوراً لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں؟

۵) کیسے لوگ لڑنا نہیں چاہتے ؟

۶) کمزوری کی علامت کیا ہے؟

۷) کون سے جانور زیادہ نظر انداز کرتے ہیں؟

۸) کون سا جانور جلد حملہ کر دیتا ہے؟

زبان کی لغزش

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لاَ يَقُوْلُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ أَنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ . (شعب الإيمان)

ترجمہ :

بندہ ایک بات محض لوگوں کو ہنسانے کے لئے بولتا ہے، تو وہ (جہنم میں) زمین و آسمان کے درمیان سے زیادہ فاصلہ سے گرے گا، اس کی زبان کا پھسلنا اس کے پاؤں کے پھسلنے سے زیادہ سخت ہے۔

☆ ایک مؤمن کا مقام بہت بلند ہے، وہ جنت میں اونچا مقام حاصل کرتا ہے۔

☆ مگر ایک مؤمن محض ہنسانے کے لئے جھوٹ بول کر اپنے اُونچے مقام سے گر کر جہنم کی گہرائیوں میں چلا جاتا ہے۔

☆ مؤمن کا پاؤں پھسل جائے تو زیادہ سے زیادہ پاؤں ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر اس کی زبان پھسل جائے تو اسے جہنم کی گہرائیوں میں پہنچا دے گی۔

☆ ہمیں بولنے سے پہلے خوب سوچ لینا چاہئے کہ اس کا انجام کہیں خطرناک تو نہیں ہوگا۔

☆ ہمیں جذبات میں آکر کچھ کا کچھ زبان سے نہیں نکالنا چاہئے۔

سوالات :

۱) جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنسانے والا کتنی اُونچائی سے گرایا جائے گا؟

۲) کس چیز کا پھسلنا زیادہ سخت ہے؟

۳) ایک مؤمن کا کیا مقام ہے؟

۴) پاؤں پھسلنے سے کیا ہوگا؟

۵) زبان پھسلنے سے کیا ہوگا؟

۶) ہمیں بولنے سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟

صحیح جوڑیاں ملا کر قوسین میں رکھئے :

۱) پاؤں پھسلنا	( )	(الف)	سوچنا
۲) زبان کا پھسلنا	( )	(ب)	بلندی سے گرنا
۳) ہنسانے کے لئے جھوٹ	( )	(ج)	پاؤں ٹوٹنا
۴) بولنے سے پہلے	( )	(د)	جہنم میں گرنا

بہترین خطا کار

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ .   (ترمذي)

ترجمہ :

آدم کی تمام اولاد خطا کار ہے اور سب سے بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔

☆ تمام انسانوں کے باپ سیدنا آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آکر ایسے درخت کا پھل کھالیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔

☆ اس لئے آدم کی اولاد سے غلطی ہونا یقینی ہے، کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس سے غلطی نہیں ہوسکتی۔

☆ غلطی کی تلافی یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے، جیسا کہ ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ سے توبہ کی۔

☆ توبہ کے لئے چار شرطیں ہیں:

۱) گناہ کا کام چھوڑ دینا

۲) گناہ پر شرمندہ ہونا

۳) آئندہ کبھی گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا

۴) اگر کسی آدمی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگنا یا کسی کا سامان لے لیا ہو تو اسے واپس کرنا۔

عملی کام:

جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے ممنوعہ پھل کھانے کا واقعہ اپنے استاد سے معلوم کرو۔

مختصر سوالات:

۱) آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کیا ہے؟

۲) سب سے بہترین خطا کار کون ہے؟

۳) غلطی کی تلافی کیا ہے؟

۴) حضرت آدم علیہ السلام نے کیا کیا؟

تفصیلی سوالات:

۱) تمام انسانوں کے باپ سیدنا آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آکر کیا کیا؟

۲) توبہ کے لئے کتنی اور کیا کیا شرطیں ہیں؟

غنیمت جانو!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَ هُوَ يَعِظُهُ: إِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَ صِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ، وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَ فَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَ حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ. (ترمذی)

ترجمہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

١) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

٢) صحت کو بیماری سے پہلے۔

٣) مال داری کو محتاجی سے پہلے۔

٤) فرصت کو مصروفیت سے پہلے۔

٥) زندگی کو موت سے پہلے۔

☆ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے محنت سے علم حاصل کرنا چاہئے۔

☆ صحت کی حفاظت کرنی چاہئے۔

☆ مال کے ذریعہ دُنیا و آخرت کو سنوارنا چاہئے۔

☆ فرصت کے اوقات کو کام میں لا کر اپنا مستقبل روشن کرنا چاہئے۔

☆ زندگی میں ہی موت اور اس کے بعد والی زندگی کی تیاری کرنی چاہئے۔

سوالات:

۱) کتنی چیزوں کو کتنی چیزوں سے پہلے غنیمت جاننا چاہئے؟

۲) جوانی کو غنیمت جان کر کیا حاصل کرنا چاہئے؟

۳) کس کی حفاظت کرنی چاہئے؟

۴) مال کے ذریعہ کیا سنوارنا چاہئے؟

۵) فرصت کے اوقات کو غنیمت جان کر کیا کرنا چاہئے؟

۶) زندگی میں کس کی تیاری کرنی چاہئے؟

خالی جگھوں کو پر کرو:

۱) غنیمت جانو!

جوانی کو.................. سے پہلے

صحت کو.................. سے پہلے

مال داری کو.................. سے پہلے

فرصت کو.................. سے پہلے

زندگی کو.................. سے پہلے

فقہ

(احکامِ شریعت)

فقہ سے مُراد وہ شرعی احکام ہیں جن کو علماءِ اسلام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ فقہِ اسلامی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے، اس لئے اس کو جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

ناشر
عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، حیدرآباد

مسافر کی نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ.

(النساء: ۱۰۱)

ترجمہ : جب تم ملک میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ گئے، آپ دو دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم مدینہ لوٹ آئے۔

(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (اصلاً) نماز دو رکعت فرض ہوئی، پھر ہجرت کے بعد چار رکعت فرض کر دی گئی اور سفر کی نماز پہلی حالت پر باقی رہی۔ (بخاری و مسلم)

☆ اپنے مقام سے ۷۷ کیلومیٹر کا سفر کرنے والا شرعی طور پر مسافر کہلاتا ہے۔

☆ مسافر پر قصر کرنا یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھنا واجب ہے، مسافر کے لئے چار رکعت والی نماز پوری پڑھنا برا ہے۔

☆ مسافر ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں قصر کرے، یعنی دو ہی رکعت پڑھے، فجر اور مغرب میں قصر نہ کرے۔

سوالات :

۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کیا بیان فرمایا؟

۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

۳) کتنی دوری کا سفر کرنے پر آدمی شرعی طور پر مسافر کہلاتا ہے؟

۴) مسافر کو ظہر، عصر اور عشاء میں کتنی رکعت فرض نماز پڑھنی چاہئے؟

خالی جگھوں کو پر کرو :

اصلاً نماز ....رکعت فرض ہوئی، پھر ہجرت کے بعد............رکعت فرض کردی گئی اور............کی نماز پہلی حالت پر باقی رہی۔

سفر کی نیت کی شرائط

سفر کی نیت درست ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں:

(۱) سفر کی نیت کرنے والا بالغ ہو۔

☆ سفر کی نیت کرنے والا اگر بچہ ہوتو اس پر قصر واجب نہیں۔

(۲) سفر کی نیت کرنے والا اپنے سفر میں مستقل حیثیت رکھتا ہو، تابع نہ ہو۔

☆ سفر میں بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں، جب کہ شوہر نے سفر کی نیت نہ کی ہو، کیوں کہ بیوی شوہر کے تابع ہے۔

☆ سفر میں خادم کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا، جب کہ مالک نے سفر کی نیت نہ کی ہو۔

☆ اسی طرح فوجی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا، جب کہ اس کے کمانڈر نے سفر کی نیت نہ کی ہو۔

(۳) سفر کی دوری ۴۸ میل یعنی ۷۷ کیلومیٹر سے کم نہ ہو۔

سوالات:

۱) سفر کی نیت درست ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

۲) پہلی شرط کیا ہے؟

۳) دوسری شرط کیا ہے؟

۴) تیسری شرط کیا ہے؟

۵) سفر میں کیا بچے کی نیت کا اعتبار رہوگا؟

۶) خادم کی نیت کا کیا حکم ہے؟

۷) سفر میں فوجی کی نیت کا کیا حکم ہے؟

قصر کی ابتداء

☆ گاؤں کی آبادی سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ شہر اور اس کے مضافات سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ محض سفر کی نیت کرنے سے کوئی مسافر نہیں ہوتا، جب تک کہ شہر یا گاؤں کے علاقے سے آگے نہ بڑھ جائے۔

☆ سفر کے ارادے سے گھر سے نکلا ہو، لیکن شہر کے مضافات یا گاؤں کی آبادی پار نہ کیا ہو تو قصر کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ ہر طرح کے سفر میں قصر کرنا جائز ہے، خواہ حج اور جہاز کا سفر ہو یا تجارت وغیرہ کے لئے سفر ہو۔

☆ مسافر اگر چار رکعت والی نماز مکمل پڑھ لے اور دو رکعت پر قعدہ کرلے تو اس کی نماز درست ہو جائے گی اور آخر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، لیکن سلام میں تاخیر کی بناء پر ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

☆ مسافر چار رکعت والی نماز مکمل پڑھ لے اور دو رکعت پر نہ بیٹھے، تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

سوالات :

۱) قصر کی ابتداء کب جائز ہے؟

۲) قصر کب کرنا جائز نہیں ہے؟

۳) کیا محض سفر کی نیت سے کوئی مسافر ہو جاتا ہے؟

۴) کس طرح کے سفر میں قصر کرنا جائز ہے؟

خالی جگھوں کو پر کرو:

۱) مسافر اگر چار رکعت والی نماز .... پڑھ لے اور .... رکعت پر قعدہ کرے، تو اس کی نماز .... ہو جائے گی۔

۲) مسافر .... رکعت والی نماز مکمل پڑھ لے اور .... رکعت پر نہ بیٹھے، تو اس کی نماز .... ہو گی۔

مسافر کی امامت

☆ مسافر کا مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، مسافر اپنے امام کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری چار رکعت نماز پڑھے۔

☆ مقیم کا مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

☆ مسافر دو رکعت پڑھا کر سلام پھیرنے کے بعد اعلان کردے: ''میں مسافر ہوں، تم لوگ اپنی نماز مکمل کرلو۔''

☆ بہتر ہے کہ مسافر نماز پڑھانے سے پہلے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد بھی اسی طرح اعلان کردے۔

☆ مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مقیم اپنی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو وہ قرأت نہ کریں، بلکہ لاحق کی طرح بغیر قرأت کے اپنی نماز مکمل کریں۔

☆ جب سفر میں چار رکعت والی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضاء دو رکعت ہی پڑھی جائے گی، خواہ سفر میں قضاء پڑھی جائے یا گھر آ کر پڑھی جائے۔

☆ جب وطن میں چار رکعت والی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا چار رکعت پڑھی جائے گی، خواہ سفر میں قضا پڑھی جائے یا وطن میں۔

سوالات :

۱) کیا مسافر کا مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

۲) کیا مقیم کا مسافر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

۳) مسافر مقیم امام کے پیچھے کتنی رکعت پڑھے گا؟

۴) مسافر امام کتنی رکعت نماز پڑھائے گا؟

۵) مسافر امام نماز کے بعد کیا اعلان کرے گا؟

۶) مسافر امام کے لئے کیا بہتر ہے؟

۷) مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقیم لوگ اپنی نماز کس طرح مکمل کریں گے؟

صحیح لفظ پر 〈 〉 نشان لگائیے :

۱) سفر میں چار رکعت والی نماز چھوٹ جانے پر اس کی قضا اتنی رکعت کی جائے گی۔

(چار - دو)

۲) وطن میں چار رکعت والی نماز چھوٹنے پر اس کی اتنی رکعت پڑھی جائے گی ۔

(دو - چار)

۳) مسافر کا مقیم کا امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟ (ہاں - نہیں)

۴) مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقیم لوگ اپنی نماز میں قرأت کریں گے۔

(ہاں - نہیں)

قصر کی مدت

☆ مسافر سفر سے واپس آنے تک برابر قصر کرے۔

☆ سفر میں کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن تک قیام کرنے ارادہ ہو تو وہاں قصر نہ کرے، بلکہ مکمل چار رکعت پڑھے۔

☆ اگر کسی مقام پر پندرہ دن سے کم قیام کرنے ارادہ ہو تو مقرر کرنا چاہئے۔

☆ اگر کسی مقام پر پندرہ دن تک رہنے کا ارادہ نہ ہو اور بغیر نیت کے چند سال بھی رہ گیا تو وہاں مسافر ہی کہلائے گا، وہاں قصر کرنا ہوگا۔

وطن اصلی اور اس کے احکام

وطن اصلی: وہ مقام ہے جہاں کوئی اپنا وطن بنا لے، خواہ وہ اس کے ماں باپ کا وطن ہو یا نہ ہو۔

وطن اقامت: وہ مقام ہے جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔

☆ وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے کالعدم ہو جاتا ہے، یعنی جب اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جا کر بس جائے تو پہلا وطن اصلی باقی نہیں رہے گا۔

اب اگر کسی کام سے پہلا وطن اصلی جانا ہوا تو وہاں قصر کیا جائے گا، کیوں کہ اب وہ حقیقت میں اس کا وطن نہیں رہا۔

☆ وطن اقامت دوسرے وطن اقامت سے کالعدم ہو جاتا ہے۔

وطن اقامت اس جگہ سے سفر کرنے سے ختم ہوجاتا ہے۔

وطن اقامت وطن اصلی کی طرف واپس آجانے سے باطل ہوجاتا ہے، مثال کے طور پر کوئی حیدرآبادی بمبئ میں دوسال رہا، تو وہاں پوری نماز پڑھے گا، دوسال کے بعد وہ حیدرآباد اپنے وطن لوٹ آیا تو حیدرآباد میں پوری نماز پڑھے گا، اب اگر پھر بمبئ چودہ دن یا اس سے کم دنوں کے لئے جانا ہوا تو وہ وہاں قصر کرے گا۔

سوالات:

۱) مسافر کب تک قصر کرے گا؟

۲) اگر کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

۳) اگر کسی مقام پر پندرہ دن رہنے کے ارادہ کے بغیر چند سال تک رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

۴) وطن اصلی کسے کہتے ہیں؟

۵) وطن اقامت کسے کہتے ہیں؟

خالی جگھوں کو پر کرو:

۱) وطن اصلی دوسرے.......................سے کالعدم ہوجاتا ہے۔

۲) وطن اقامت دوسرے.......................سے کالعدم ہوجاتا ہے۔

۳) وطن اقامت اس جگہ سے.................کرنے سے ختم ہوجاتا ہے۔

۴) وطن اقامت.................کی طرف سے واپس آجانے سے باطل ہوجاتا ہے۔

ذیل کے الفاظ کے سامنے قوسین میں ان سے مناسب الفاظ کے نمبر لکھئے :

(الف)	اقامت کی کم سے کم مدت	(　　)	(۱)	قصر
(ب)	پندرہ دن کہیں قیام کرنے پر	(　　)	(۲)	وطن اصلی
(ج)	وہ مقام جس کو وطن بنالیا جائے	(　　)	(۳)	وطن اقامت
(د)	جہاں پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو	(　　)	(۴)	پندرہ دن

مریض کی نماز

نبی ﷺ نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

کھڑے ہوکر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر پڑھو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہوتو پہلو کے بل اشارہ سے نماز پڑھو۔ (ابوداؤد)

مرض کی حالت میں بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

جو مریض تمام ارکان ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوتو وہ ان ہی ارکان کو ادا کرے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔

جو مریض کھڑہ ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو وہ بیٹھ کر رکوع، سجدے کے ساتھ نماز پڑھے۔

جس مریض کو سخت تکلیف کے باعث کھڑا ہونا دشوار ہو، وہ بھی بیٹھ کر رکوع، سجدے کے ساتھ نماز پڑھے۔

جس آدمی کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنے میں مرض پیدا ہوجانے، یا مرض بڑھ جانے یا دیر سے مرض اچھا ہونے کا اندیشہ ہو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔

جو شخص رکوع، سجدہ کرنے سے مجبور ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کرے۔

جو شخص سر کے اشارہ سے رکوع، سجدہ کرتا ہو وہ رکوع کے مقابلہ میں سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے، ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔

مریض کے لئے چہرہ تک کسی چیز کو اُٹھا کر اس پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہوگا۔

سوالات:

۱) نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

۲) کس حالت میں نماز چھوڑنا جائز نہیں؟

۳) جو مریض کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہو وہ کس طرح نماز پڑھے گا؟

۴) جو مریض رکوع سجدہ کرنے سے مجبور ہو وہ کس طرح نماز پڑھے گا؟

۵) سر کے اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے کیا ضروری ہے؟

خالی جگھوں کو پر کرو!

کھڑے ہو کر................. پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو.................کر پڑھو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو.................کے بل.................سے نماز پڑھو۔

سجدۂ سہو[1] کے احکام

جو شخص نماز کا کوئی رکن چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، اس پر نماز لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا غلطی (سہو) سے، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوتی ہے، بلکہ نماز لوٹانا ضروری ہوتا ہے۔

جو شخص کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ گنہ گار ہوگا اور اس کی نماز فاسد ہو جائیگی، اس پر نماز لوٹانا واجب ہوگا، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

جو شخص غلطی سے نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوڑ دے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور نقصان کی تلافی سجدۂ سہو سے ہو جائے گی۔

چنانچہ مذکورہ ذیل صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوگا:

(۱) جب فرض کی پہلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا چھوڑ دے، اسی طرح نفل اور وتر کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا چھوڑ دے۔

(۲) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا بھول جائے اور آخر کی دو رکعتوں میں قرأت کرے۔

(۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں ضم سورہ بھول جائے، اسی طرح نفل اور وتر کی کسی بھی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے۔

[1] سہو کے معنی غلطی کے ہیں، نماز میں بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی تلافی دو سجدہ کرنے سے ہو جاتی ہے، اس لئے اسے "سجدہ سجدۂ سہوؔ" کہا جاتا ہے، یعنی غلطی کی تلافی کا سجدہ۔

(۴) سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لے۔

(۵) جب کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے اور بعد والی رکعت کے دو سجدے کرنے کے بعد چھوٹا ہوا سجدہ کر لے تو نماز درست ہو جائے گی اور سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(۶) تین یا چار رکعت والی نماز میں پہلا قعدہ غلطی سے چھوڑ دے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل۔

(۷) جب غلطی سے تشہد پڑھنا چھوڑ دے۔

(۸) جب وتر میں دُعاءِ قنوت کی تکبیر نہ کہے۔

(۹) جب وتر میں رکوع سے پہلے دُعاءِ قنوت پڑھنا چھوڑ دے۔

(۱۰) سِرّی نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت کرے۔

(۱۱) جہری نمازوں میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے۔

(۱۲) پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے یا ایک رکن ادا کرنے کی مدت تک خاموش بیٹھا رہ جائے۔

سوالات:

۱) نماز میں کوئی رکن چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے؟

۲) نماز میں کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑنے کا کیا حکم ہے؟

۳) غلطی سے نماز کا کوئی رکن چھوڑ دینے پر کیا واجب ہوتا ہے؟

۴) نماز میں کوئی سورۂ فاتحہ غلطی سے چھوڑ دینے کا کیا حکم ہے؟

۵) سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۶) پہلا قعدہ اور تشہد چھوڑ دینے کا کیا حکم ہے؟

مسائل سجدۂ سہو

امام پر سجدۂ سہو واجب ہونے پر مقتدی پر بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔

امام کے پیچھے کسی مقتدی سے سہو ہو جائے تو کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سے چھوٹی ہوئی رکعت مکمل کرنے کے دوران سہو ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

امام پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور امام سجدہ میں گیا تو مقتدی پر واجب ہوگا کہ وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔

جس پر سجدۂ سہو واجب ہو، وہ بوجھ کر اسے چھوڑ دے تو وہ گنہ گار ہوگا اور اس پر نماز لوٹانا واجب ہوگا۔

جس نے ایک سے زائد واجب کو چھوڑ دیا ہو تو اس کے لئے سجدۂ سہو کے دو سجدے کافی ہو جائیں گے۔

جو فرض نماز میں پہلا قعدہ غلطی سے چھوڑ دے، جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو تو وہ قعدہ کی طرف لوٹ آئے، یا اگر قیام سے قریب ہو گیا تھا تو سجدۂ سہو کرے اور اگر قعود سے قریب تھا تو سجدۂ سہو نہ کرے، اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تو قعدہ کی طرف نہ لوٹے، باقی نماز پڑھتا رہے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

جو نفل میں پہلا قعدہ بھول جائے، تو اگرچہ سیدھا کھڑا ہو گیا ہو، پھر بھی قعدہ کی طرف لوٹ جائے اور سجدۂ سہو کر لے۔

جو قعدۂ اخیرہ بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔

جو قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو جائے اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لے تو اس کی فرض نماز نفل ہو جائے گی، اس کے لئے مناسب ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء میں چھٹی رکعت اور فجر میں چوتھی رکعت ملا لے اور سجدۂ سہو کر لے اور بعد میں فرض نماز دوبارہ پڑھے۔

جس نے نماز سے نکلنے کی خاطر جان بوجھ کر سلام پھیر دیا ہو، حالاں کہ اس پر سجدۂ سہو واجب تھا تو جب تک اس نے ایسا عمل نہیں کیا جو نماز کے منافی ہے، جیسے: بات کرنا اور قبلہ سے سینہ پھیر لینا، تو سجدۂ سہو کر لے۔

جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو، اس کو وہم ہو جائے کہ اس نے اپنی نماز مکمل کر لی ہے، یہ سمجھ کر اس نے سلام پھیر دیا، پھر تو اس کو معلوم ہوا کہ حقیقت میں اس نے دو ہی رکعت نماز پڑھی ہے، تو جب تک کسی سے بات چیت وغیرہ نہ کیا ہو اس وقت تک اپنی نماز مکمل کر لے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

سوالات:

۱) امام پر سجدۂ سہو واجب ہو تو اور کس پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

۲) مقتدی سے سہو ہو جانے پر کیا حکم ہے؟

۳) ایک سے زیادہ واجب چھوٹنے کا کیا حکم ہے؟

۴) فرض نماز میں پہلا قعدہ چھوڑ دینے کا کیا حکم ہے؟

۵) نفل نماز میں پہلا قعدہ بھول جانے کا کیا حکم ہے؟

٦) قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہوجانے والے کا کیا حکم ہے؟

٧) قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھ کر کھڑہ ہوجانے والے کا کیا حکم ہے؟

٨) سجدۂ سہو کئے بغیر سلام پھیر دینے والے کا کیا حکم ہے؟

٩) چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیرنے والے کا کیا حکم ہے؟

خالی جگھوں کو پر کرو!

جو شخص قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہوجائے اور..................رکعت کا سجدہ کرلے تو اس کی فرض نماز ....ہوجائے گی، اس کے لئے مناسب ہے کہ عصر، ظہر اور ....میں ....اور فجر میں ....ملالے اور سجدۂ سہو کرلے اور بعد میں ....نماز دوبارہ پڑھے۔

سجدۂ تلاوت کے احکام

قرآن شریف میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جہاں پر سجدہ کیا جاتا ہے، تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پیش آنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے:

۱) جب سجدہ اوراس سے پہلے اور بعد میں ایک ایک لفظ کی تلاوت کرے تو بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے۔

۲) سجدہ کی آیت کسی کو پڑھتے ہوئے سن لے، خواہ سننے کا ارادہ ہو یا نہیں، سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔

۳) ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جس نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ہو، خواہ مقتدی نے امام کو آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے سنا ہو یا نہیں۔

☆ مقتدی کی تلاوت سے مقتدی مقتدی اور امام کسی پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

☆ سجدۂ تلاوت بچے، سوئے ہوئے، پاگل اور کافر پر واجب نہیں ہوگا۔

☆ سجدۂ تلاوت انسان کے علاوہ دوسری مخلوق سے سننے سے واجب نہیں ہوگا، چنانچہ طوطا سے آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

☆ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ وغیرہ نقل کرنے والے آلات سے آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

سوالات:

۱) قرآن شریف میں سجدے کی کتنی آیتیں ہیں؟

۲) سجدۂ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟

۳) کن لوگوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے؟

۴) سجدۂ تلاوت کن سے سننے سے واجب نہیں ہوتا ہے؟

عملی مشق:

بیان کیجئے!

تین باتیں جن کی بناء پر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے:

۱) ________________

۲) ________________

۳) ________________

ان لوگوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا:

۱) ________________

۲) ________________

۳) ________________

ان چیزوں سے آیتِ سجدہ سننے پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا:

۱) ________________

۲) ________________

۳) ________________

مرتے وقت کے احکام

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهٖ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

ترجمه : جس کی آخری بات **لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جس میں موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو مسنون ہے کہ اس کو سیدھے پہلو پر کر دیا جائے اور اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے ، اور مستحب ہے کہ اس کو کلمہ توحید یا شہادت کی تلقین کی جائے ، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ توحید یا کلمہ شہادت پڑھا جائے ، لیکن اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے نہ کہا جائے۔

مرنے والے کے پاس سورۂ یٰس تلاوت کرنا مستحب ہے، کیوں کہ حدیث میں ہے کہ: ”جس مریض کے پاس سورۂ یٰس پڑھی جائے وہ سیراب ہو کر مرے گا اور اپنی قبر میں سیراب داخل کیا جائے گا اور قیامت کے دن سیراب اُٹھایا جائے گا۔“ (ابوداؤد)

سوالات :

۱) اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۲) موت کی علامتیں ظاہر ہونے کے بعد کیا باتیں مسنون ہیں؟

۳) موت کی علامتیں ظاہر ہونے کے بعد کیا باتیں مستحب ہیں؟

۴) مرنے والے کے پاس کون سی سورۃ پڑھنا مستحب ہے؟

۵) حدیث میں کیا بتایا گیا ہے؟

غسل سے پہلے کے احکام

موت کے بعد میت کے دونوں جبڑوں کو چوڑی پٹی سے سر کے اوپر باندھ دینا اور اس کی آنکھیں بند کردینا مستحب ہے۔

جو شخص اس کی آنکھیں بند کرے وہ یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلیٰ مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْہُ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَ سَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ، وَ اَسْعِدْہُ بِلِقَاءِ کَ، وَ اجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْراً مِمَّا خَرَجَ مِنْہُ .

اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت کے مطابق، اے اللہ! اس کا معاملہ آسان فرما، اور اس کے لئے بعد کی منزل آسان کردے، تجھ سے ملاقات کی سعادت اسے نصیب فرما، جس جگہ وہ جا رہا ہے اس جگہ کو دُنیا سے بہتر بنادے۔

میت کے پیٹ پر کوئی بھاری چیز رکھ دینا مستحب ہے، تاکہ پیٹ نہ پھولے اور اس کے دونوں ہاتھ پہلوؤں سے لگا کر سیدھا کردیا جائے۔

میت کے دونوں ہاتھ کو سینہ پر رکھنا جائز نہیں۔

غسل سے پہلے میت کے پاس بلند آواز سے قرآن شریف کی تلاوت مکروہ ہے، البتہ تلاوت کرنے والا میت سے دور ہو تو مکروہ نہیں۔

موت کا اعلان کرنا مستحب ہے۔

میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

سوالات :

۱) موت کے بعد کیا کام مستحب ہے؟

۲) میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا دُعا پڑھی جائے؟

۳) میت کا ہاتھ کہاں رکھنا جائز نہیں؟

۴) میت کے پیٹ پر کیسی چیز رکھنا مستحب ہے؟

۵) میت کا ہاتھ کس طرح رکھا جائے؟

خالی جگھوں کو پر کیجئے !

۱) غسل سے پہلے میت کے پاس بلند آواز سے.................کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

۲) تلاوت کرنے والا جب میت سے.................ہوتو مکروہ نہیں۔

۳) موت کا اعلان کرنا.................ہے۔

۴) میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں.................کرنا مستحب ہے۔

میت کو نہلانے کے احکام

زندہ لوگوں پر میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ میت کو نہلا دیں تو تمام لوگوں سے فرض ساقط ہو جائے گا، اگر کوئی بھی نہ نہلائے تو سارے لوگ گنہ گار ہوں گے۔

مذکورہ شرطوں کے ساتھ میت کو نہلانا فرض ہوتا ہے:

۱) میت مسلمان ہو، کافر کو نہلانا واجب نہیں۔

۲) میت کا اکثر بدن یا سر کے ساتھ آدھا بدن موجود ہو۔

۳) میت اللہ کے راستہ میں شہید نہ ہوا ہو، کیوں کہ شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کے خون آلود کپڑے میں اس کو دفن کیا جائے گا۔

۴) میت ساقط شدہ بچہ نہ ہو، جو ناقص الخلقت ہو یا مردہ پیدا ہوا ہو۔

اگر بچہ زندہ پیدا ہوا کہ پیدائش کے وقت آواز سنی گئی، یا بچہ نہ حرکت کی تو اس کو نہلانا واجب ہوگا، خواہ حمل کی مدت مکمل ہونے سے پہلے بچہ ہوا ہو یا بعد میں۔

اسی طرح جب تام الخلقت بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کو غسل دیا جائے گا۔

سوالات:

۱) میت کو نہلانے کا کیا حکم ہے؟

۲) کن شرطوں کے ساتھ میت کو نہلانا فرض ہے؟

۳) بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۴) تام الخلقت مردہ بچہ پیدا ہو تو کیا حکم ہے؟

میت کو نہلانے کا طریقہ

طاق مرتبہ دھونی دیئے ہوئے تخت پر رکھ دیا جائے، ناف سے لے کر گھٹنے تک اس کا ستر ڈھانک دیا جائے، پھر اس کے کپڑے اُتار دیئے جائیں۔

نماز کے وضو کی طرح میت کو وضو کرایا جائے، مگر نہ اس کو کلی کرایا جائے نہ ناک میں پانی ڈالا جائے، بلکہ بھیگے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے سے اس کا منھ اور ناک کا مسح کرایا جائے، پھر بیر کا پتہ ''اُشنان'' گھاس ڈال کر اُبلتے ہوئے پانی سے اس کو نہلایا جائے۔

اگر بیر کا پتہ یا اُشنان گھاس نہ مل سکے تو خالص پانی سے نہلایا جائے، میت کے سر اور داڑھی کو صابن سے دھویا جائے۔

پھر میت کو بائیں پہلو پر کروٹ کیا جائے اور اس پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے۔

پھر اس کو سیدھے پہلو پر کروٹ کیا جائے اور اس پر اس طرح پانی ڈالا جائے کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے۔

پھر اس کو سامنے کی طرف بٹھایا جائے اور آہستہ آہستہ اس کے پیٹ کو سہلایا جائے او راگر کوئی نجاست نکلے تو اس کو دھویا جائے، لیکن اس کو دوبارہ وضو یا غسل نہ کرایا جائے، پھلا کپڑے سے اس کا بدن پوچھ دیا جائے۔

میت کی داڑھی اور سر پر حنوط لگایا جائے۔

میت کے ناخن اور بال نہ کاٹے جائیں۔

میت کے بال اور داڑھی میں کنگھا نہ کیا جائے۔

اگر نہلانے والا کوئی مرد نہ ہو تو عورت اپنے شوہر کو نہلا سکتی ہے، مرد اپنی بیوی کو نہ نہلائے، اگر اس کو نہلانے والی کوئی عورت نہ ہو تو کپڑے کے ٹکڑے سے عورت کو تیمّم کرایا جائے۔

مرد کے لئے چھوٹے بچے اور بچی کو نہلانا جائز ہے۔

عورت کے لئے چھوٹی بچی اور بچے کو نہلانا جائز ہے۔

تقریری سوالات :

ا) میت کو نہلانے کا طریقہ بیان کیجئے!

تحریری سوالات :

ا) میت کی داڑھی اور سر پر کیا لگایا جائے؟

۲) میت کے سجدے کے اعضاء پر کیا لگایا جائے؟

۳) مرد کے لئے کن کو نہلانا جائز ہے؟

۴) عورت کے لئے کن کو نہلانا جائز ہے؟

خالی جگھوں کو پر کیجئے!

ا) اگر نہلانے والا کوئی مرد نہ ہو تو عورت اپنے..................کو نہلا سکتی ہے۔

۲) مرد اپنی..................کو نہیں نہلا سکتا ہے۔

۳) اگر نہلانے والی کوئی عورت نہ ہو تو مرد..................ٹکڑے سے عورت کو..................کرائے۔

کفن دینے کے احکام

میت کو کفن دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ میت کو کفن دے دیں تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہو جائے گا، اگر کوئی بھی کفن نہ دے تو تمام لوگ گنہ گار ہوں گے۔

فن کی کم سے کم مقدار جس سے فرض کفایہ ساقط ہو جاتا ہے، اتنا کفن ہے جو میت کے پورے بدن کو ڈھانک لے۔

میت کو اس کے خالص مال سے کفن دیا جائے، جس میں کسی دوسرے کا حق متعلق نہ ہو۔

اگر میت کا کوئی مال نہ ہو تو اس کا کفن اس کے قریبی رشتہ دار پر واجب ہوگا، جس ک نفقہ اس کی زندگی میں لازم ہوتا ہے، اگر اس کے پاس بھی مال نہ ہو تو بیت المال سے اس کو کفن دیا جائے گا۔

اگر مسلمانوں کا کوئی بیت المال نہ ہو، یا بیت المال تو ہو، لیکن وہاں سے کفن کی رقم حاصل کرنا مشکل ہو تو اس کا کفن مسلمانوں کے مالدار طبقہ پر واجب ہوگا۔

سوالات:

۱) میت کو کفن دینے کا کیا حکم ہے؟
۲) کفن کی کم سے کم مقدار کیا ہے؟
۳) میت کو کس مال سے کفن دینا چاہیئے؟
۴) میت کا کوئی مال نہ ہو تو کفن کس پر واجب ہوتا ہے؟
۵) اگر قریبی رشتہ دار کے پاس مال نہ ہو تو کہاں سے کفن دیا جائے گا؟
۶) اگر بیت المال سے کفن نہ مل سکے تو کیا حکم ہے؟

کفن کی قسمیں

کفن کی تین قسمیں ہیں:

(۱) کفن سنت

(۲) کفن کفایت

(۳) کفن ضرورت

مرد کا کفن:

مرد کا کفن سنت	:	قمیص، تہہ بند اور لفافہ ہے۔
مرد کا کفن کفایت	:	تہہ بند اور لفافہ ہے، اس سے کم مکروہ ہے۔
مرد کا کفن ضرورت	:	جو ضرورت کے مطابق پایا جائے، اگر چہ کہ ستر ڈھانکنے کے بقدر ہو۔

افضل یہ ہے کہ کفن سفید سوتی (Cotton) کپڑے کا ہو۔

تہہ بند سر سے پاؤں تک ہو۔

لفافہ تہہ بند سے ایک ہاتھ لمبا ہو۔

قمیص گردن سے پاؤں تک ہو۔

قمیص میں آستین نہ ہو۔

مرد کو کفنانے کا طریقہ:

پہلے لفافہ رکھا جائے، اس کے اوپر تہہ بند رکھا جائے، تہہ بند کے اوپر قمیص رکھی جائے، قمیص کا ایک حصہ کھول دیا جائے، پھر میت کو رکھا جائے، اس کو قمیص پہنا دی جائے، پھر بائیں طرف سے تہہ بند لپیٹ دیا جائے، پھر بائیں طرف تہہ بند لپیٹ دیا جائے، پھر سیدھی طرف تہہ بند لپیٹ دیا جائے، پھر بائیں طرف سے لفافہ لپیٹ دیا جائے، پھر سیدھی طرف سے لفافہ لپیٹ دیا جائے اور اس کے دونوں کناروں کو گرہ لگا دیا جائے، تا کہ وہ نہ کھلے۔

سوالات:

١) کفن کی کتنی قسمیں ہیں؟

٢) کفن سنت کیا کیا کپڑے ہیں؟

٣) کفن کفایت کون کون سے کپڑے ہیں؟

٤) کفن ضرورت کسے کہتے ہیں؟

٥) کیسے کپڑے میں کفن دینا افضل ہے؟

٦) مرد کو کفنانے کا طریقہ بتائیے!

جوڑیاں ملائیے!

قمیص	سر سے پاؤں تک
لفافہ	گردن سے پاؤں تک
تہہ بند	تہہ بند سے ایک ہاتھ لمبا

عورت کا کفن

عورت کا کفن سنت : لفافہ، تہہ بند، اوڑھنی اور سینہ بند ہے۔

عورت کا کفن کفایت: لفافہ، تہہ بند اور اوڑھنی ہے۔

عورت کا کفن ضرورت: جو ضرورت کے مطابق ہو۔

بہتر یہ ہے کہ سینہ بند سینہ سے لے کر رانوں تک ہو، لیکن اگر سینہ سے لے کر ناف تک ہو تو بھی جائز ہے۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ:

پہلے لفافہ بچھا لیا جائے ، اس کے اوپر تہہ بند بچھا دیا جائے ، پھر تہہ بند کے اوپر قمیص بچھائی جائے ، پہلے قمیص پہنا دیا جائے اور اس کے بالوں کی دو چوٹی کر کے اس کے سینہ پر رکھ دیا جائے ، پھر اوڑھنی اس کے سر پر رکھ دی جائے اور اوڑھنی کو نہ لپیٹا جائے اور نہ اس میں گرہ لگائی جائے ، پھر بائیں طرف سے تہہ بند لپیٹا جائے ، پھر سیدھی طرف سے تہہ بند لپیٹا جائے ، پھر سینہ بند کو باندھ دیا جائے ، آخر میں لفافہ لپیٹا جائے۔

سوالات :

۱) عورت کو کفنانے کا طریقہ کیا ہے؟
۲) عورت کا کفن سنت کیا ہے؟
۳) عورت کا کفن کفایت کیا ہے؟
۴) عورت کا کفن ضرورت کیا ہے؟

نمازِ جنازہ کے احکام

جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، ایک آدمی بھی جنازہ کی نماز پڑھ لے تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گا، اگر کوئی بھی نمازِ جنازہ نہ پڑھے تو تمام لوگ گنہ گار ہوں گے۔

نمازِ جنازہ ان لوگوں پر فرض ہے جن پر پانچوں نمازیں فرض ہیں، جب کہ مرنے کی اطلاع ہو۔

جس کو موت کی اطلاع نہ ہو سکے، اس پر نمازِ جنازہ فرض نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کے ارکان:

نمازِ جنازہ میں دو ارکان ہیں:

(۱) **چار تکبیرات**

ہر تکبیر ایک رکعت کے درجہ میں ہے۔

(۲) **قیام**

نمازِ جنازہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ہوگا۔

سوالات:

۱) نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

۲) نمازِ جنازہ کن لوگوں پر فرض ہے؟

۳) کن لوگوں پر نمازِ جنازہ فرض نہیں ہے؟

۴) نمازِ جنازہ کے ارکان کتنے اور کیا کیا ہیں؟

تدفین کے احکام

☆ قبر کی گہرائی نصف قدِ آدم رکھنا مسنون ہے، نصف قدِ آدم سے زیادہ ہو تو افضل ہے۔

☆ قبر کو لحد بنانا بہتر ہے، اگر زمین نرم ہو تو ہی شق قبر بنائی جائے، ورنہ لحد بنایا جائے۔

☆ قبر میں میت کو قبلہ کی طرف سے رکھا جائے۔

☆ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ کہا جائے:

بسم الله و علی ملة رسول الله ﷺ.

☆ قبر میں میت کو سیدھے پہلو پر قبلہ کی طرف رُخ کر کے رکھا جائے۔

☆ اگر عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں رکھتے وقت قبر کو چادر سے ڈھانک دیا جائے۔

☆ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی گرہ کھول دی جائے، میت کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر کو کچی اینٹ یا بانس سے بند کر دیا جائے۔

☆ قبر کو پکی اینٹ اور لکڑی سے بند کرنا مکروہ ہے، مگر جب کچی اینٹ یا بانس نہ ملے تو مکروہ نہیں ہے۔

☆ جنازہ میں شریک ہونے والوں کے لئے مستحب ہے کہ دونوں ہاتھوں سے تین مٹھی مٹی قبر پر ڈالیں۔

پہلی مٹھی کے وقت کہیں	:	مِنۡهَا خَلَقۡنَاكُمۡ
دوسری مٹھی کے وقت کہیں	:	وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ

اور تیسری مٹھی کے وقت کہیں : وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرٰى

☆ سب کے مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر بقیہ مٹی ڈال دی جائے اور قبر کو اُونٹ کی کوہان کی طرح بنا دیا جائے، قبر کو چوکور نہ بنایا جائے۔

☆ زینت اور تفاخر کے لئے قبر پر عمارت بنانا حرام ہے، اسی طرح مضبوطی کے لئے قبر پر عمارت بنانا مکروہ ہے۔

☆ میت کو گھر میں دفن کرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ گھر میں دفن کرنا انبیاء **علیھم السلام** کی خصوصیت ہے۔

☆ مجبوری کے وقت ایک قبر میں ایک سے زیادہ مردے کو دفن کرنا جائز ہے، جب ایک قبر میں چند مردوں کو دفن کیا جائے تو مستحب ہے کہ دو مردوں کے درمیان مٹی سے فاصلہ کر دیا جائے۔

☆ کشتی یا پانی کے جہاز میں جس شخص کی موت ہو جائے، اس کو غسل، کفن دے کر نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد سمندر میں ڈال دیا جائے، جب کہ خشکی کافی دور ہو اور میت کے سڑ جانے کی کا اندیشہ ہو۔

☆ جس مقام پر موت ہوئی ہو اُسی جگہ دفن کرنا مستحب ہے، ایک میل یا دو میل سے زیادہ دور لے جا کر دفن کرنا مکروہ ہے۔

☆ میت کو اگر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نہ رکھا گیا ہو، یا اس کو سیدھے پہلو پر نہ رکھا گیا ہو تو قبر کھول کر درست نہ کیا جائے۔

☆ اگر میت کے ساتھ کچھ مال دفن ہو گیا ہو تو قبر کھول کر اسے نکالنا جائز ہے۔

سوالات :

۱) قبر کی گہرائی کتنی ہونی چاہیئے؟

۲) کیسی قبر بنانی چاہیئے؟

۳) قبر میں میت کو کس طرف سے رکھنا چاہیئے؟

۴) قبر میں رکھتے وقت کیا کہنا چاہیئے؟

۵) قبر میں میت کو کس طرح رکھنا چاہیئے؟

۶) اگر عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں رکھتے وقت کیا کرنا چاہیئے؟

۷) میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟

۸) میت کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر کو کس چیز سے بند کرنا چاہیئے؟

۹) قبر کو کن چیزوں سے بند کرنا مکروہ ہے؟

۱۰) قبر پر مٹی کس طرح ڈالنی چاہیئے؟

صحیح جوڑ لگائیے !

(۱)	قبر کی شکل	انبیاء کی خصوصیت
(۲)	زینت کے لئے قبر پر عمارت بنانا	مکروہ
(۳)	مضبوطی کے لئے قبر پر عمارت بنانا	حرام
(۴)	میت کو گھر میں دفن کرنا	اُونٹ کے کوہان کی طرح
(۵)	مجبوری میں ایک قبر میں چند مردے دفن کرنا	مستحب
(۶)	جس علاقہ میں موت ہو اسی علاقہ میں دفن کرنا	جائز

قبروں کے احکام

☆ مردوں کے لئے قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

☆ عورتوں کے لئے قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ قبروں کی زیارت کے وقت سورۃ یٰس کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

☆ پاؤں سے قبروں کو روندنا مکروہ ہے۔

☆ قبر پر سونا مکروہ ہے۔

☆ قبر کے اوپر کی گھاس اور درخت کو کاٹنا مکروہ ہے۔

ایک لفظ میں جواب دیجئے!

۱)	عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت	{　　　}
۲)	مردوں کے لئے قبروں کی زیارت	{　　　}
۳)	پاؤں سے قبروں کو روندنا	{　　　}
۴)	زیارت کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت	{　　　}
۵)	قبر پر سونا	{　　　}

روزہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ . (البقرة: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ، هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ . (البقرة: ۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق، باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے، تو جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے اس کو چاہئے کہ (پورے مہینہ کے) روزے رکھے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: **"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"** کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اُمت کا اتفاق ہے کہ رمضان کے مہینہ کا روزہ ہر مکلّف پر فرضِ عین ہے، کوئی مسلمان

اس کے فرض ہونے کا مخالف نہیں ہے۔

لغت میں ''صوم'' (روزہ) کے معنی ''رکنے'' کے ہیں۔

شریعتِ اسلام میں روزہ صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے، پینے وغیرہ سے رُکنے کا نام ہے۔

سوالات:

۱) پہلی آیت میں کیا فرمایا گیا ہے؟

۲) دوسری آیت میں کیا فرمایا گیا ہے؟

۳) اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشا فرمایا؟

۴) اُمت کا کس بات پر اتفاق ہے؟

۵) لغت میں صوم کے کیا معنی ہیں؟

۶) شریعتِ اسلام میں روزہ کسے کہتے ہیں؟

جوڑیاں ملائیے!

۱)	صوم کا لغوی معنی	فرضِ عین
۲)	صوم کا شرعی معنی	پانچ
۳)	اسلام کی بنیاد	رُکنا
۴)	روزہ	فجر سے مغرب تک کھانے پینے سے رُکنا

روزہ کے شرائط

رمضان کا روزہ کس پر فرض ہے؟

رمضان کا روزہ ادا یا قضا روزہ ایسے لوگوں پر فرض ہے جن میں مذکورہ شرطیں پائی جاتی ہوں:

۱) بالغ ہو، بچے پر روزہ فرض نہیں۔

۲) مسلمان ہو، کافر پر روزہ فرض نہیں۔

۳) عاقل ہو، پاگل پر روزہ فرض نہیں۔

رمضان کا ادا روزہ کس پر فرض ہے؟

۱) رمضان کا ادا روزہ مقیم پر فرض ہے، مسافر پر رمضان کا ادا روزہ فرض نہیں ہے ، وہ رمضان کے بعد دوسرے مہینے میں قضا روزہ رکھ سکتا ہے۔

۲) تندرست آدمی کے لئے رمضان میں روزے رکھنا فرض ہے، بیمار کے لئے رمضان کے بعد قضا روزے رکھنا جائز ہے۔

۳) عورت کے لئے پاکی کی حالت میں روزے فرض ہیں، جب پاکی کی حالت نہ ہو اس حالت میں روزہ رکھنا فرض نہیں، بلکہ اس حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

روزے کی ادائیگی کب درست ہوگی؟

مذکورہ شرطوں کے ساتھ روزے کی ادائیگی درست ہوتی ہے:

۱) اسی وقت روزے کی نیت کرے جس وقت نیت کرنا درست ہوتا ہے۔

(رمضان کے ادا روزے اور نفل روزے میں نیت کا وقت مغرب کے بعد سے لے کر ظہر سے پہلے تک رہتا ہے۔)

۲) عورت پاکی کی حالت میں ہو۔

۳) روزہ کا وقت شروع ہو جانے کے بعد روزہ دار نے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

سوالات:

۱) رمضان کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

۲) رمضان کے روزے کن لوگوں پر فرض نہیں؟

۳) رمضان کے روزے کی ادائیگی کن کن لوگوں پر فرض ہے؟

۴) کن لوگوں پر رمضان کے روزے کی ادائیگی فرض نہیں؟

۵) کن شرطوں کے ساتھ روزے کی ادائیگی درست ہوتی ہے؟

۶) رمضان کے ادا روزے اور نفل روزے کی نیت کب سے کب تک ہے؟

روزہ کی قسمیں

روزے کی قسمیں:

روزے کی چھ قسمیں ہیں:

(۱)	فرض	(۲)	واجب
(۳)	مسنون	(۴)	مستحب
(۵)	مکروہ	(۶)	حرام

(۱) **فرض** : رمضان کے روزے ہیں۔

(۲) **واجب**:

(الف) نفل روزہ کی قضا جس کو رکھ کر توڑ دیا گیا ہو۔

(ب) نذر کے روزے۔

(ج) کفارات کے روزے، جیسے: کفارۂ صوم، کفارۂ ظہار، کفارۂ قسم اور کفارۂ قتل خطا وغیرہ۔

(۳) **مسنون**: عاشوراء یعنی دسویں محرم کا روزہ نویں یا گیارہویں تاریخ کے روزہ کے ساتھ۔

(۴) **مستحب**:

(الف) ہر مہینہ تین دنوں کا روزہ، چاہے وہ کوئی بھی دن ہو۔

(ب) ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی ۱۳ اویں، ۱۴ اویں اور ۱۵ اویں تاریخ کا روزہ۔

(ج) پیر اور جمعرات کا روزہ۔

(د) شوال کے چھ روزے۔

(ہ) عرفہ یعنی ۹ ویں ذی الحجہ کا روزہ۔ (غیر حاجیوں کے لئے)

(و) صومِ داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن روزہ نہ رکھا جائے، یہ سب سے افضل روزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے، حضرت داؤد علیہ السلام یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۵) **مکروہ:**

(الف) تنہا عاشوراء کا روزہ۔

(ب) تنہا ہفتہ کے دن کا روزہ۔

(ج) وصال کا روزہ۔

(۶) حرام:

(الف) عیدالفطر کا روزہ

(ب) عیدالاضحیٰ کا روزہ

(ج) ایامِ تشریق یعنی ۱۱ ویں، ۱۲ ویں اور ۱۳ ویں ذی الحجہ کے روزے۔

سوالات:

۱) روزے کی کتنی اور کیا کیا قسمیں ہیں؟

۲) کون سے روزے فرض ہیں؟

۳) نفل روزے کو توڑ دینے پر اس کی قضا کا کیا حکم ہے؟

۴) کون سا روزہ مسنون ہے؟

۵) مستحب روزے کون کون سے ہیں؟

۶) کون سے روزے مکروہ ہیں؟

۷) کون سے روزے حرام ہیں؟

جوڑیاں ملائیے!

۱)	روزے کی قسمیں	نذر کے روزے
۲)	فرض	عاشوراء کا روزہ
۳)	مسنون	رمضان کے روزے
۴)	روزہ	چھ
۵)	مستحب	عیدالفطر کا روزہ
۶)	مکروہ	شوال کے روزے
۷)	حرام	صرف ہفتہ کے دن کا روزہ

اعتکاف

مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرے رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

۱) واجب:

یہ نذر کا اعتکاف ہے، جس نے اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو، اس پر اعتکاف کرنا واجب ہے۔

۲) سنتِ مؤکدہ کفایہ:

یہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔

۳) مستحب:

یہ نذر اور رمضان کے آخری عشرہ کے علاوہ کا اعتکاف ہے۔

اعتکاف کی مدت

☆ واجب اعتکاف کی مدت وہ زمانہ ہے جس کی نذر مانی گئی ہو۔

☆ مسنون اعتکاف کی مدت رمضان کا آخری عشرہ ہے۔

☆ نفل اعتکاف کی کم سے کم مدت ایک لمحہ ہے اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

☆ اسی مسجد میں اعتکاف درست ہے، جہاں جماعت سے نماز ہوتی ہے۔

☆ عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے، یعنی اس جگہ اعتکاف کرے جس کو اس نے نماز کے لئے خاص کر دیا ہے۔

☆ نذر کے اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے، بغیر روزہ کے نذر کا اعتکاف درست نہیں ہوگا، مسنون اور مستحب اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔

سوالات:

۱) اعتکاف کسے کہتے ہیں؟
۲) اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳) واجب اعتکاف کون سا ہے؟
۴) سنت اعتکاف کون سا ہے؟
۵) مستحب اعتکاف کسے کہتے ہیں؟
۶) واجب اعتکاف کی کیا مدت ہے؟
۷) سنت اعتکاف کی کیا مدت ہے؟
۸) مستحب اعتکاف کی کیا مدت ہے؟
۹) کیسی مسجد میں اعتکاف درست ہے؟
۱۰) عورت کو کہاں اعتکاف کرنا چاہئے؟
۱۱) کون سے اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے؟

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر وہ مال ہے جو مسلمان عید کے دن محتاجوں کو ادا کرتا ہے۔

صدقۂ فطر ادا کرنے سے نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور روزوں کے درمیان جو کوتاہی ہوئی ہے، اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو ضروری قرار دیا، جو بے کار اور فحش بات سے پاکیزگی کا باعث ہے اور مسکینوں کے کھانے کی چیز ہے۔ (ابوداؤد)

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

صدقۂ فطر ایسے شخص پر واجب ہے جس میں تین شرطیں موجود ہوں:

۱) مسلمان ہو، کافر پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

۲) آزاد ہو، غلام پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

۳) نصاب[۱] کا مالک ہو، جو قرض، بنیادی ضروریات اور اہل وعیال کی ضروریات سے فاضل ہو۔

جو شخص نصاب کا مالک نہ ہو، جو قرض اور بنیادی ضروریات سے زائد ہو تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

۱ نصاب کی تفصیل کتاب الزکاۃ میں آئے گی، معلم بچوں کو نصاب کے بارے میں مختصراً بتادیں۔

بنیادی ضروریات میں مندرجہ ذیل چیزیں داخل ہیں:

(الف) مکان

(ب) گھر کے سامان

(ج) کپڑے

(د) وہ اوزار و آلات جس سے روزگار حاصل کرنے میں مدد لی جاتی ہے، جیسے: مشین، کمپیوٹر۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے نصاب پر ایک سال گذرنا شرط نہیں ہے، بلکہ اس کے واجب ہونے کے لئے شرط ہے کہ عید الفطر کے دن صبح صادق کے وقت نصاب کا مالک ہو۔

اسی طرح صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے یہ شرط بھی نہیں ہے کہ نصاب کا مالک بالغ یا عاقل ہو، اگر بچہ اور پاگل نصاب کے مالک ہوں تو ان کے مال سے صدقۂ فطر نکالا جائے گا۔

سوالات:

۱) صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

۲) صدقۂ فطر سے کیا فائدے ہیں؟

۳) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

۴) صدقۂ فطر کیسے لوگوں پر واجب ہے؟

۵) بنیادی ضروریات میں کیا کیا چیزیں داخل ہیں؟

۶) بچہ اور پاگل صاحبِ نصاب ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟